R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ — حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS — Urdu Weekly Hyderabad

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

منگل ۲۱؍جولائی ۲۰۲۶ء ۶؍صفرالمظفر ۱۴۴۸ھ جلد (۱۴) شمارہ(۲۷) قیمت ایک روپیہ

TUESDAY 21 JULY 2026 VOLUME:14 ISSUE :27 Rs.2.00 PAGES 4

ریاست میں ایک سال میں 70 ہزار جائیدادوں پر تقررات: ریونت ریڈی

عوام اپوزیشن کے بہکاوے میں نہ آئیں، بی آر ایس پر حکومت کے خلاف سازش کا الزام

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے بے روزگار نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اپوزیشن کے جھانسہ میں نہ ا?ئیں کیونکہ حکومت مخلوعہ جائیدادوں پر تقررات میں سنجیدہ ہے۔ چیف منسٹر نے اعلان کیا کہ وعدہ کے مطابق حکومت مخلوعہ جائیدادوں پر تقررات کا اعلامیہ جاری کریگی۔ ممتاز تلگو شاعر ا?ندے سری کی یاد میں قائم یادگار کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد خطاب میں ریونت ریڈی نے سابق بی ا?ر ایس حکومت اور سابق چیف منسٹر کے سی ا?ر کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ بی ا?ر ایس دور میں امتحانی پرچہ جات کا افشاء ؁ معمول بن چکا تھا۔ حتیٰ کہ گروپ امتحانات کے پرچہ جات کا افشاء ؁ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ بی ا?ر ایس نے بے روزگار نوجوانوں کو ملازمتوں کی فراہمی کیلئے سنجیدہ قدم نہیں اٹھائے۔ انہوں نے کے ٹی ا?ر پر تنقید کی اور کہا کہ 10 سال میں بے روزگاروں کو نظرانداز کرنے والے ا?ج حکومت سے تقررات کا سوال کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی ا?ر ایس قائدین نے پرچہ جات کے افشاء ؁ کے ذریعہ سینکڑوں کروڑ کی کمائی کی ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ کانگریس حکومت نے ایک سال میں 70 ہزار جائیدادوں پر تقررات کئے ہیں۔ بی ا?ر ایس دور میں صرف کے سی ا?ر خاندان اور قریبی افراد کو عہدے دیئے گئے جبکہ شہیدان تلنگانہ کے خاندانوں کو نظرانداز کردیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ فارم ہاوز میں بیٹھ کر کے سی ا?ر حکومت کے خلاف سازش کررہے ہیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ شہیدان تلنگانہ کے خوابوں کی تکمیل کرکے حکومت تمام مخلوعہ جائیدادوں پر تقررات کریگی۔ اس موقع پر ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرامارکا، ریاستی وزراء ؁ لکشمن کمار اور کومٹ ریڈی وینکٹ ریڈی موجود تھے۔

گنیش چترتھی 14 ستمبر کو منائی جائے گی۔

حیدرآباد: بھاگیہ نگر گنیش اتسو سمیتی (بی جی یو ایس)، جو شہر کی سب سے بلند اور مشہور خیریت آباد گنیش مورتی کا اہتمام کرتی ہے، پیر 20 جولائی کو، نے تلنگانہ بھر کے گنیش پنڈالوں کے منتظمین سے کہا کہ وہ وندے ماترم گائیں اور 17 ستمبر کو قومی پرچم لہرائیں، تاکہ اس سال گنیش کے 150 ویں حصے کے قومی گیت کے موقع پر۔ چترتھی کی تقریبات۔ یہ کال ریاست بھر کے پنڈال کے منتظمین کی ایک کمیٹی میٹنگ میں دی گئی، جس کی صدارت بی جی یو ایس کے صدر جی راگھوا ریڈی نے کی تھی۔ سمیتی نے کہا کہ 32 مراکز کے 64 نمائندوں نے میٹنگ میں شرکت کی۔ تنظیم نے کہا کہ گنیش چترتھی 14 ستمبر کو منائی جائے گی، وسرجن جلوس کے ساتھ 25 ستمبر کو نکالا جائے گا۔ اس نے منتظمین سے کہا کہ وہ تہواروں کے دوران نوجوان نسل کو ''سناتن دھرم'' سکھانے کے لیے الگ الگ پروگرام منعقد کریں۔ بی جی یو ایس کے جنرل سکریٹری روونوتھلا ششیدھر نے منتظمین سے کہا کہ وہ سنت رویداس کی 650 ویں یوم پیدائش کے موقع پر اس موقع کو سماجی ہم آہنگی کا پیغام پھیلانے کے لیے استعمال کریں، اس کے علاوہ ذات پات کے خاتمے اور ''ہندو اتحاد'' کو مضبوط کرنے کی کوششیں کریں۔ انہوں نے وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے سینئر لیڈر اشوک سنگھل کی یوم پیدائش پر پروگراموں کا بھی مطالبہ کیا تاکہ ''ہندو سماجی بیداری'' کو فروغ دیا جاسکے۔ ششیدھر نے کہا کہ تمام مراکز پر سرکاری محکموں کے ساتھ تال میل میں میٹنگیں ہونی چاہئیں تاکہ تہوار کو آسانی سے منعقد کیا جاسکے۔ فیسٹیول کے خلاف مختلف شکلوں میں ''جھوٹا پروپیگنڈہ'' پھیلانے کا الزام لگاتے ہوئے، انہوں نے منتظمین سے کہا کہ وہ درست معلومات کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں، اور کہا کہ ضلعی مراکز میں خصوصی پروگرام منعقد کیے جائیں تاکہ حکومت پر ''غیر قانونی غیر ملکی دراندازوں'' کے خلاف کارروائی کے لیے دباؤ ڈالا جائے۔ ششیدھر نے ریاستی حکومت سے پنڈالوں کو مفت بجلی فراہم کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ تہوار کے انتظامات کے لیے مقامی اداروں کے ذریعے خصوصی فنڈز حاصل کیے جائیں۔ انہوں نے تمام کمیٹیوں سے کہا کہ وہ مقامی ایکشن پلان تیار کریں تاکہ منتظمین کو پولیس کی ہراسانی کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ انہوں نے نوجوانوں سے فیسٹیول کے دوران روحانیت کو فروغ دینے کے لیے بھجن کا اہتمام کرنے پر بھی زور دیا اور کہا کہ انہیں ''ڈی جے کلچر کے نقصان دہ اثرات'' سے دور رکھا جانا چاہیے، انہوں نے مزید کہا کہ تقریبات کے دوران صرف حب الوطنی اور عقیدت کو فروغ دینے والے پروگرام منعقد کیے جائیں۔

جائیدادوں پر تنازعہ، ملک میں جرائم کی شرح میں اضافہ

پراپرٹی کرائم میں اتر پردیش اور مہاراشٹرا سرفہرست، جائیداد کی تقسیم پر اختلاف کا جرم پر خاتمہ

حیدرآباد۔ ہندوستان میں اراضی سے متعلق جرائم کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ یوں تو سماج میں جرائم کی مختلف وجوہات ہیں لیکن وراثت کی تقسیم اور جائیدادوں پر بری نظروں نے خاندانوں میں اختلافات کو جرائم کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ ایک سروے کے مطابق 2025 میں ہندوستان میں جائیدادوں کے تنازعات سے متعلق جرائم 2.27 لاکھ درج کئے گئے۔ جرائم کی اس فہرست میں اتر پردیش 28 ہزار کے ساتھ ملک میں سرفہرست ہے۔ مہاراشٹرا میں 22 ہزار اور بہار میں ایک سال کے دوران جائیدادوں سے متعلق تنازعات کے 18 ہزار جرائم درج کئے گئے۔ سروے کے مطابق زائد آبادی والی ریاستوں میں پراپرٹی سے متعلق تنازعات کی تعداد اور جرائم کی فہرست بھی طویل ہے۔ شمال مشرقی ریاستوں میں جائیدادوں سے متعلق جرائم کافی کم ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پولیس کو سیول تنازعات کی بروقت یکسوئی کے سلسلہ میں حکمت عملی طے کرنی چاہئے کیونکہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جائیدادوں اور اراضیات کے تنازعات سیدھے پولیس تک پہنچتے ہیں لیکن پولیس سیول معاملات میں مداخلت سے گریز کرتی ہے جس کے نتیجہ میں خاندانوں کے درمیان لڑائی کسی نہ کسی جرم کی صورت میں منظر عام پر آتی ہے۔ گزشتہ ایک سال میں کولکتہ میں جائیداد سے متعلق 16 ہزار جرائم درج کئے گئے جبکہ مدھیہ پردیش میں 14 ہزار اور راجستھان میں 13 ہزار واقعات منظر عام پر آئے۔ آندھرا پردیش میں 9500 اور تلنگانہ میں 7500 جائیداد سے مربوط جرائم کی نشاندہی کی گئی

خشک سالی کی صورتحال، توبہ واستغفار کی تلقین

سنگاریڈی میں نماز استسقاء ودعاؤں کا خصوصی اہتمام، حافظ عبدالرزاق کا خطاب

سنگاریڈی۔ سنگاریڈی اور اطراف کے علاقوں میں بارش نہ ہونے کے باعث خشک سالی کی صورتحال پیدا ہورہی ہے۔ بارانِ رحمت میں تاخیر کے سبب عوام، کسانوں اور زرعی شعبہ سے وابستہ افراد میں تشویش پائی جارہی ہے۔ اس پس منظر میں بارانِ رحمت کے نزول اور خشک سالی کے خاتمے کے لیے محبوب ساگر کے دامن میں کلوا کنٹہ روڈ پر واقع گنڈی میں نمازِ استسقاء ؁ کا اہتمام کیا گیا۔ نمازِ استسقاء ؁ حافظ وقاری محمد عبدالرزاق صاحب کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد علماء ؁ کرام اور شرکاء ؁ نے انتہائی عاجزی وانکساری کے ساتھ توبہ واستغفار کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر بارانِ رحمت کے لیے رقت انگیز دعا کی۔ نمازِ استسقاء ؁ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے حافظ و قاری عبدالرزاق صاحب نے کہا کہ بارش اللہ کی عظیم نعمت ہے اور جب بارانِ رحمت میں تاخیر ہو تو بندوں کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کے حضور رجوع کریں، توبہ واستغفار کریں اور عاجزی کے ساتھ دعا کریں۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ کثرت سے استغفار کریں اور بارانِ رحمت کے لیے خصوصی دعاو?ں کا اہتمام کریں۔ اس موقع پر متحدہ اہلِ سنت والجماعت سنگاریڈی کے صدر مولانا شاہ محمد طاہر حسین شاہ نوری، حافظ شیخ شفیع وائس چیئرمین بلدیہ، محمد انور، محمد نواز اراکینِ بلدیہ، فیض باوزیر نمائندہ کونسلر، حافظ محمد اکرم نواز خان، عبدالرو?ف، محمد قطب الدین، محمد خواجہ سابق کونسلر، عامر، پرویز کے علاوہ مسلمانوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ نمازِ استسقاء ؁ کے انتظامات کی نگرانی شیخ باوزیر نمائندہ کونسلر نے کی۔ شرکاء ؁ نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اپنے فضل وکرم سے سنگاریڈی اور اطراف کے علاقوں میں جلد بارانِ رحمت نازل فرمائے، خشک سالی کا خاتمہ کرے اور عوام وکسانوں کو راحت عطا فرمائے۔

نظام کلب کے دو سابق عہدیداروں پر فنڈس میں بے قاعدگیوں کا مقدمہ

ظفر جاوید کی شکایت پر سی سی ایس کی کارروائی، بینکوں سے ایک کروڑ روپے نکالنے کا الزام

حیدرآباد۔) حیدرآباد کے تاریخی اور نامور نظام کلب کے فنڈس میں مبینہ بے قاعدگیوں کے خلاف سنٹرل کرائم اسٹیشن پولیس میں شکایت درج کرائی گئی ہے۔ مقامی عدالت کی ہدایت پر سی سی ایس پولیس نے ایک کروڑ سے زائد روپے کی بے قاعدگیوں کے سلسلہ میں مقدمہ درج کرتے ہوئے تحقیقات کا آغاز کردیا۔ نظام کلب کے صدر ظفر جاوید کی شکایت پر ایف آئی آر درج کیا گیا جس میں سابق نائب صدر آشا لتا اور سابق سکریٹری ایم امریندر ریڈی پر الزام ہے کہ انہوں نے 2025 میں کلب کے فینانس منیجر اور بینک عہدیداروں کو گمراہ کرتے ہوئے چیکس پر دستخط کئے۔ نظام کلب کے صدر کی عدم دستیابی کی غلط اطلاع دیتے ہوئے ان دونوں نے چیکس پر دستخط کئے۔ اس طرح کلب کی جانب سے انہوں نے بھاری رقومات حاصل کیں۔ ظفر جاوید نے الزام عائد کیا کہ 24 ستمبر 2025 کو دونوں کی میعاد کے ختم ہونے کے باوجود چیکس پر دستخط کئے گئے۔ ایک کروڑ سے زائد رقم کے چیکس کی اجرائی کے بعد ظفر جاوید نے 24 نومبر 2025 کو 3 علیحدہ بینکوں کو مکتوب روانہ کرتے ہوئے چیکس کی رقم جاری نہ کرنے کی خواہش کی۔ تاہم ایف آئی آر کے مطابق ایک کروڑ روپے حاصل کرلئے گئے تھے۔ شکایت کنندہ نے نومبر 2025 میں پولیس سے معاملہ کو رجوع کیا۔ سی سی ایس پولیس نے ڈسمبر میں تفصیلات حاصل کیں لیکن 65 دن سے زائد تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں کیا جس پر مقامی عدالت سے رجوع ہونا پڑا۔ مقامی عدالت نے 15 جولائی کو مقدمہ درج کرنے اور تحقیقات کی ہدایت دی جس کے بعد سی ایس نے اسی دن دونوں ملزمین کے خلاف بی این ایس کی دفعات 318(2)، 316(2)، 319(2) اور 336(3) کے تحت دھوکہ دہی کا مقدمہ درج کیا۔ سی سی ایس کے عہدیداروں کا کہنا ہے کہ ابتدائی جانچ کے طور پر شواہد اکھٹا کئے جائیں گے۔

کوڑنگل میں نمازِ استسقاء ؁ کا روح پرور اجتماع، بارانِ رحمت کیلئے خصوصی دعائیں

کوڈنگل تقریباً دو ماہ سے بارش نہ ہونے اور خشک سالی جیسے حالات کے پیشِ نظر ا?ج بروز اتوار انتظامی کمیٹی، جامع مسجد کوڈنگل کے زیرِ اہتمام 30:10 بجے نمازِ استسقاء ؁ کا جلوس جامع مسجد سے روانہ ہوا، جو یادگیر روڈ، کوڈنگل پہنچا، جہاں 11 بجے نمازِ استسقاء ؁ ادا کی گئی۔ اس روح پرور اجتماع میں شہر اور اطراف کے علاقوں سے مسلمانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ نمازِ استسقاء ؁ کی امامت حافظ شیخ عادل نے کی۔ اس موقع پر حاضرین کو استغفار، توبہ، تقویٰ اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط بنانے کی تلقین بھی کی گئی۔ اہم شرکاء ؁ میں سلطان محی الدین غوثن (سابق ڈپٹی سرپنچ، کوڑنگل)، ا?صف خان (اے ایم سی ڈائریکٹر)، حافظ کریم اشرفی، اے کے یوسف (صدر، مسجدِ ابراہیم)، شیخ صابر حسین (خازن، جامع مسجد)، افروز خان، شیخ رومان، مولانا قادری، مجیب علی خان، عظیم شریف (مو?ذن، جامع مسجد)، عبدل، محمد خالد،

تلنگانہ رائزنگ وکرم۔1 کی کامیابی پر ریونت ریڈی کی مبارکباد

خلاء ؁ میں حیدرآباد کا ڈنکا۔ اسکائی روٹ ایرواسپیس کی کامیابی پر ٹوئیٹ

حیدرآباد۔ ہندوستان کے خلائی شعبہ میں ایک نیا اور سنہرا باب اس وقت رقم ہوگیا جب ملک کا پہلا خانگی آرٹپل راکٹ وکرم۔1 کامیابی کے ساتھ خلاء ؁ کی طرف روانہ ہوگیا۔ حیدرآباد سے تعلق رکھنے والی خانگی ایرو اسپیس کمپنی اسکائی روٹ ایرو اسپیس کے اس تاریخی کارنامے پر دنیا کی نظریں ٹکی ہوئی تھیں۔ اس شاندار کامیابی پر چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے خوشی اور فخر کا اظہار کرتے ہوئے پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کی ہے۔ راکٹ کی کامیاب ترین پرواز کے فوری بعد چیف منسٹر نے سوشل میڈیا پر ایک خصوصی پیغام جاری کیا۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ سری ہری کوٹہ کے خلائی مرکز سے وکرم۔1 کے کامیاب ٹیک آف نے یہ ثابت کردیا ہیکہ حیدرآباد کی اختراعی اور تکنیکی طاقت اب عالمی سطح پر اپنا لوہا منوا چکی ہے۔ انہوں نے خانگی خلائی شعبے میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی طاقت کی ستائش کی۔ چیف منسٹر نے فخر سے اعلان کیا کہ تلنگانہ اب ہندوستان کے خلائی خوابوں کا مرکز بن چکا ہے۔ مستقبل کے خلائی سفر اور جدید ترین ٹکنالوجی کی سمت میں تلنگانہ نے آج ایک انتہائی مضبوط اور تاریخی قدم آگے بڑھایا ہے۔ انہوں نے حیدرآباد کی خانگی کمپنی اسکائی روٹ کے نوجوان سائنسدانوں، انجینئرس اور پوری انتظامیہ کی انتھک محنت کی تعریف کی جنہوں نے ملک کے پہلے خانگی راکٹ کو خلاء ؁ میں بھیج کر تاریخ رقم کی ہے۔ اسکائی روٹ ایرواسپیس کی اس کامیابی نے یہ ثابت کردیا ہیکہ خانگی شعبہ بھی اسرو کے شانہ بشانہ خلائی مہمات کو سستے اور جدید ترین انداز میں مکمل کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ حیدرآباد میں اس راکٹ کی تیاری اور ڈیزائننگ نے شہر کو عالمی ڈیفنس اور ایرواسپیس ہب کے طور پر مزید مستحکم کردیا۔

سیاسی اور سماجی حالات کی کارٹونس کے ذریعہ موثر عکاسی

شیکھر میموریل ایوارڈ کی پیشکشی، کے ٹی راماراؤ کا خطاب

حیدرآباد۔ بی آر ایس کے ورکنگ پریسیڈنٹ نے کہا کہ سیاسی گہما گہمی اور روزانہ تنقیدوں اور جوابی تنقیدوں کے اس ماحول میں تہذیبی سرگرمیوں، ذہنی سکون اور اطمینان کا باعث ہوتی ہیں۔ فنکاروں، ادیبوں اور شاعروں کو سماج میں بہتر مقام دیا جانا چاہئے تاکہ وہ اپنے فن کو مزید فروغ دے سکیں۔ کے ٹی راما راؤ سوماجی گوڑہ پریس کلب میں مشہور کارٹونسٹ شیکھر کی یاد میں میموریل ایوارڈ 2026 تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کارٹون کے شعبہ میں بہتر مظاہرہ کرنے والے افراد کو ایوارڈ پیش کئے۔ کارٹون کے شعبہ میں کارٹونسٹ ایم نارو اور آرٹسٹ کے شعبہ میں کے سرینواس کو ایوارڈ دیا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کے ٹی آر نے کہا کہ ایک تصویر ہزار الفاظ پر بھاری ہوتی ہے۔ سماجی صورتحال اور سیاسی حالات پر کارٹونس کا غیر معمولی اثر ہوتا ہے۔ ہندوستان میں آر کے لکشمن جیسے عظیم کارٹونسٹ نئی نسل کے لئے مشعل راہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی سطح پر بھی کارٹونسٹ نے سماج کی تبدیلیوں کو پیش کیا ہے۔ کے ٹی آر نے اینا ڈو اور ساکشی اخبارات کے کارٹونسٹ سریدھر اور شنکر کے فن کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ مہاتما گاندھی کے اصولوں کو عام کرنے کی موجودہ حالات میں زیادہ ضرورت ہے۔ ہر شخص کا عقیدہ کسی ایک مذہب پر ہوسکتا ہے اور یہ اس شخص کا انفرادی اور ذاتی معاملہ ہونا چاہئے۔ سماج میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور مذہبی رواداری کے فروغ کے لئے فنکاروں کو اہم رول ادا کرنا چاہئے۔ گزشتہ دو دہوں سے شیکھر اپنے کارٹونس کے ذریعہ غیر معمولی مقبولیت حاصل کرچکے ہیں۔ انہوں نے شیکھر میموریل ایوارڈ کے منتظمین کو مبارکباد پیش کی اور کارٹونسٹ کی حوصلہ افزائی کے جذبہ کو سراہا۔

لڑکیوں کی تعلیم حکومت کی اولین ترجیح: سرینواس ریڈی

محبوب نگر۔ گورنمنٹ وہپ، محبوب نگر ایم ایل اے ینم سرینواسا ریڈی نے کہا کہ حکومت لڑکیوں کی تعلیم کو اولین ترجیح دیتی ہے۔ انہوں نے 25 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے جانے والے اضافی کلاس رومز کا این ٹی آر ڈگری کالج میں سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ایم ایل اے نے کہا کہ حکومت کا بنیادی ہدف طلباء ؁ کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کالج میں طلباء ؁ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر موجودہ کلاس رومز ناکافی ہیں جس کی وجہ سے نئے کلاس رومز بنائے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس تعمیر کی تکمیل کے بعد طلباء ؁ کو کشادہ اور ا?رام دہ کلاس روم دستیاب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء ؁ کے مستقبل کیلئے دلیش پانڈے فاو?نڈیشن کے زیراہتمام کالج میں اسکل ڈیولپمنٹ کو خصوصی ترجیح دی جارہی ہے۔ تربیتی مراکز کے قیام کے ساتھ ساتھ اسکل ڈولپمنٹ یونیورسٹی کے قیام کیلئے بھی اقدامات کیے جارہے ہیں۔ بی ایس سی کے ساتھ دیگر کورسز کے طلباء ؁ کو کمپیوٹر کا علم حاصل کرنے کیلئے کمپیوٹر، سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ طلباء ؁ کو ٹاسک سینٹر کے ذریعے مختلف زبانیں سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جارہے ہیں اور مختصر مدت کے تربیتی کورسز بھی دستیاب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر لڑکیوں کو تعلیم میں بلا تاخیر یکساں مواقع فراہم کیے جائیں تو وہ بڑی ہوکر خاندان اور معاشرے کا اثاثہ بنیں گی۔

جب ایک سائنس دان بھوک ہڑتال پر بیٹھ جائے تو ہمیں اپنے ضمیر سے سوال کرنا چاہیے

کبھی کبھی ایک انسان اپنی پوری زندگی سے وہ سبق دے جاتا ہے جو ہزاروں تقاریر بھی نہیں دے سکتیں۔ لداخ کے برف پوش پہاڑوں سے اُبھرا ایک ایسا ہی نام ہے سونم وانگچک۔ یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے ایک ایسے خطے میں امید پیدا کی جہاں پانی سب سے بڑا مسئلہ تھا۔ سردیوں میں ضائع ہو جانے والے پانی کو انہوں نے "آئس اسٹوپا" (مصنوعی گلیشیئر) کی شکل میں محفوظ کرنے کی تکنیک تیار کی۔ گرمیوں میں یہی برف آہستہ آہستہ پگھلتی ہے اور کسانوں کی فصلوں کو پانی فراہم کرتی ہے۔ اس اختراع نے لداخ کے بے شمار کسانوں کی زندگی بدل دی۔ سونم وانگچک کا کارنامہ صرف یہیں تک محدود نہیں رہا۔ انہوں نے شدید سرد علاقوں میں تعینات ہندوستانی فوج کے لیے شمسی توانائی پر مبنی ایسا ٹینٹ تیار کیا جو انتہائی کم درجہ ? حرارت میں بھی نسبتاً گرم ماحول فراہم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ بعد میں انہوں نے یہ ٹیکنالوجی ہندوستانی فوج کے لیے وقف کردی۔ یہ صرف ایک ایجاد نہیں بلکہ وطن سے محبت اور خدمت کی مثال تھی۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ آج یہی سائنس دان دہلی کے جنتر منتر پر بھوک ہڑتال پر بیٹھا ہے۔ عوامی طور پر دستیاب اطلاعات کے مطابق، سونم وانگچک اس وقت امتحانی نظام میں شفافیت، خصوصاً NEET سمیت مختلف امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں پر جوابدہی اور تعلیمی اصلاحات کے مطالبات کے سلسلے میں احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کی صحت کے بارے میں بھی تشویش ظاہر کی جا رہی ہے۔ جمہوریت میں اختلافِ رائے فطری بات ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ایک ایسے شخص کی آواز، جس نے اپنی زندگی کسانوں، فوجیوں، ماحولیات اور معاشرے کی خدمت میں گزاری، نظرانداز کردی جانی چاہیے؟ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ قومیں صرف ٹیکنالوجی سے عظیم نہیں بنتیں بلکہ اپنے مخلص سائنس دانوں، اساتذہ، مفکرین اور سماجی کارکنوں کا احترام کرکے ترقی کرتی ہیں۔ اگر ایسے لوگ اپنی آواز سنوانے کے لیے بھوک ہڑتال پر مجبور ہو جائیں تو یہ پورے معاشرے کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اختلاف کے باوجود مکالمہ ہو، احترام ہو اور ہر اُس آواز کو سنا جائے جو عوامی مفاد کے لیے اٹھ رہی ہو۔ یہی ایک مضبوط، حساس اور جمہوری ہندوستان کی پہچان ہے۔

عرفان جامعہ والا سماجی کارکن، مصنف

تخریبی سرگرمیوں میں انتخابی ادارہ، پولس محکمہ، عدالتیں مکمل طور پر حکومت کے ایجنڈے کو بروئے کار لانے کی جسارت کرتے ہوئے حکومت کی غلامی میں سربسجود ہے، عدالتوں کے ناقص فیصلوں میں انصاف کا نام ونشان نظر نہیں آتا عدالتی فیصلے حکمرانوں کی چاہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے جانے لگے ہیں شرجیل امام، عمر خالد کو عدالت ضمانت نہیں دے رہے ہے مکر وفریب کا جال ہر سرکاری شعبوں کو اپنے اندر جذب کر چکا ہے، رشوت کالا بازاری نے جڑیں مضبوط کرلی ہے، خستہ حال عوام پر خاموشی طاری ہے، بھارت کے حکومتی سربراہ ملک میں کم اور غیر ملکی سرکاری دورے پر زیادہ توجہ دیتے ہیں، شیطانی حربے عوام پر کامیابی سے نافذ کیے جا رہے ہیں!

پوری دنیا

کے تمام حکمرانوں کو دیکھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ زمین پر عوام نے سیاسی حکمرانوں کو مصنوعی خدا بنا رکھا ہے، انسان کی اپنی ایک مصنوعی زندگی اصلی زندگی نہیں اصل زندگی آخرت میں کامیابی پر عطا ہونی ہے، مکر وفریب کا سلسلہ یورپ، ایشیا، مشرق وسطیٰ میں اب خونی جنگوں میں تبدیل ہو چکا ہے، انسانی زندگی کو کوئی خاص حثیت دور جدید میں حاصل نہیں رہی اللہ نے انسان کو اپنی صفات پر بنایا پس طاقت انسان سے چھین لی اس کو ارادے اور کلام تک محدود کر دیا، اختیار کو اپنے مطابق ڈھالنے کی قدرت اس سے لے لی یہ اس لئے چھینی کہ وہ کبھی آزاد نہ تھا اس سے پہلے شیطان کا تجربہ بتاتا ہے کہ اس کی فطرت نہیں بدلی اور ہزاروں لاکھوں سالوں کی عبادت کے باوجود جب اس کو ذرا سا اختیار ملا تو اس نے مزید اختیارات کی ہوس کی وہ تکبرات میں چلا گیا اور خدا کے خلاف بغاوت کی خدا نے انسان کو پیدا کیا تا نکہ وہ اسے پرکھ سکے "لنبلوکم" یہ لفظ قرآن مجید میں بار بار پڑھیں گے میں نے چاہا کہ آزماؤ، آزمانے کے لیے اس نے قدرت چھین لی اور بے بسی کی زندگی دے دی انسان کا دماغ بڑا کر دیا اور سوچوں میں ترمیم کر دی، بڑی محنتیں دے دی انسان کو ایک پوزیشن، ایک نئی دنیا پیدا کرنے کی چاہت دے دی لیکن اتنی آسانی سے نہیں، انسان کو ہر کام کے لئے بڑی محنت کرنی پڑتی ہے بڑی جدوجہد کرنی پڑتی ہے اس میں قدرت نہیں کہ اشارہ دست سے کسی چیز کو جیسے چاہے ڈھال دے، تاہم انسان جب اپنے اس آزمائش میں کو ایفائی کر جاتے ہیں۔

◆ ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان، ممبئی

تو پھر جو چیز جنت میں واپس ملتی ہے وہ قدرت ہے پھر انسان بھی قدیر ہو جائے گا جب آپ ایک دفعہ سمیع و بصیر و قدیر ہو جائیں گے تو اب انسان خدا کا نائب ہے، اب تخلیقات کا ذمہ انسان پر چلا گیا ایک چھوٹا سا گھر اسے عطا کر دیا جائے گا یہ چھوٹا سا گھر اتنا بڑا ہے کہ وہ پانچ سو نوری سال کے ساخت کا گھر ہے گویا ایک بہت بڑی گیلکسی عطاء کر دی گئی اب کہا جائے گا کہ جاؤ جو کرنا ہے کرو جا کر کرو اب اپنی تخلیقات کو خود کرو گھر اور جائیداد بنا اور اپنے مکان کو سنوارو اس لئے رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا" جس نے ایک دفع سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" پڑھا اس نے جنت میں اپنے گھر میں ایک درخت لگا یا وہاں تسبیح ازکار، قوت اور جو کچھ ذہین میں ہے ایک ساتھ حرکت کر کے ایک نئی تخلیقات کا راستہ استوار کریں گے شک و شبہہ باقی نہیں رہے گا کیونکہ شک وشبہہ پیدا کرنے والا ثانوی نظام ختم ہو جائے گا یعنی شیطان ختم ہو جائے گا، شیطان اکیلا فرد نہیں ہے یہ ایک پورا شعبہ اور ایک بہت بڑا نظام ہے جس کا وہ سربراہ ہے، اور اس نظام کے ذریعے انسان کے جبلی جذبات کو برانگیختہ کرتا ہے یہ تمام حالات آزمائش کے بعد کامیاب اور متقی لوگوں کے حصہ میں آئیں گے بہر کیف آج کرہ ارض پر شیطان اپنے پورے سسٹم اور قوت کے ساتھ متحرک ہیں انسان کے

رگوں میں خون کے ساتھ گردش کر رہا ہے انسان کے ضمیر پر مکمل کنٹرول کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے شیطان بہت حد تک اپنے حربوں میں کامیاب ہے، سونم وانچوک صاف ستھرے کردار کا تعلیم یافتہ شخص جس کے دل میں بھارت کے مستقبل کو سنوارنے کی جستجو ہے، اور خواہش ہے کہ بھارت کے تعلیمی نظام کو اعلیٰ سطح پر کس طرح لے جایا جائے، موصوف نے اپنی تمام زندگی بھارت کے تعلیمی نظام کو کو بہتر بنانے میں صرف کر دی، حالیہ نیٹ کے امتحانات کا پرچہ معجزاتی طور پر لیک کیا گیا یا ہوگیا اس بناء پر حکومت نے نیٹ کے امتحان کو معطل کر دیا تھا اس نیک اور باوقار انسان نے ہمت دکھائی اور بطور احتجاج بھوک ہڑتال پر دہلی میں بیٹھ گئے گزشتہ دو ہفتوں سے سونم وانچوک نے غذائی اجزاء نہیں لیا نتیجتاً ان کی جسمانی ساخت بہت تیزی سے کمزور ہو چکی بھارت کے ایک سو چالیس کروڑ عوام کا دل اور ضمیر سرد ہو چکا ہے، کوئی سیاسی لیڈر یا سیاسی جماعتوں نے سونم وانچوک کی پشت پناہی نہیں کی اور نہ ہی بھارت کی عوام سونم وانچوک کی بھوک ہڑتال پر سنجیدہ ہیں حکومت کے تو کیا ہی کہنے، بھارت کے وزیر اعظم اپنی جمہوری طرز کی بادشاہت کا گزشتہ بارہ سالوں سے لطف اٹھا رہے ہیں ایک انسان کی رحلت سے بادشاہ کو کیا فرق پڑتا ہے انسانی خون سے سجا بادشاہی تخت مزید خون کا طلبگار ہیں مرکزی وصوبائی حکومتیں سونم وانچوک کے احتجاج کو مکمل نظر انداز کر رہے ہیں شیطان کے سائے میں چلتے حکمران ہر وہ طریقہ کار کا استعمال کر رہے ہیں جس سے ان کی حکومت میں بنے رہنے کے مواقع باقی رہے، ایس آئی آر کے ذریعے حکومت جائز ووٹروں سے ان کا جائز حق صلب کرنے میں مصروف ہیں بہار، آسام، مغربی بنگال ریاستوں میں کروڑوں جائز ووٹروں کے آئینی حق چھین لیے گئے انہیں ووٹ دینے سے فارغ کر دیا گیا اس وسیع تخریبی سرگرمیوں میں انتخابی ادارہ، پولس محکمہ، عدالتیں مکمل طور پر حکومت کے تخریبی ایجنڈے کو بروئے کار لانے کی جسارت کرتے ہوئے حکومت کی غلامی میں سربسجود ہے، عدالتوں کے ناقص فیصلوں میں انصاف کا نام ونشان نظر نہیں آتا عدالتی فیصلے حکمرانوں کی چاہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے جانے لگے ہیں یہ سلسلہ گزشتہ بارہ سالوں سے مسلسل جاری وساری ہے شرجیل امام، عمر خالد کو عدالت ضمانت نہیں دے رہے مکر و فریب کا جال ہر سرکاری شعبوں کو اپنے اندر جذب کر چکا ہے، رشوت کالا بازاری نے جڑیں مضبوط کر لی ہے، خستہ حال عوام پر خاموشی طاری ہے، بھارت کے حکومتی سربراہ ملک میں کم اور غیر ملکی سرکاری دورے پر زیادہ توجہ دیتے ہیں اور اس عمل میں اپنا وقت خوشی خوشی ضائع کرتے ہیں، موجودہ سیاسی صورتحال ابتر ہو چکی ہے، شیطانی حربے عوام پر کامیابی سے نافذ کیے جا رہے ہیں شیطان کے انہیں حربوں کو سمجھتے ہوئے آگے بڑھنا ہے ہر شخص کو برابر کا حق آئین دیتا ہے اسے کے تحفظ کے لئے سونم وانچوک جیسے کردار کو سراہا جانا ان کی حمایت کرنا وقت کی ضرورت ہے، اس موجودہ شیطانی طرز عمل کو روکنے کی انتہا کوشش کرنی ہوگی ہر وہ شخص کامیاب ہوگا جو ناحق کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے اپنے صبر و استقامت پر قائم رہتے ہوئے ظلم و ناانصافی پر لب کشائی کریں ایسے ہی کردار کو عزت وتوقیر سے رب تعالیٰ نوازیں گا ظلم کو روکنا اس کے خلاف مذمت کرنا حق پر رہنا ہوتا ہے، اور حق پر قائم رہنا ایمان کا جزء ہے۔

☆☆☆☆

تعلیم کا قتل کب تک؟

جب سوالیہ پرچے بکنے لگیں تو خواب نہیں، پورا مستقبل ٹوٹ جاتا ہے!

محمد شمس آغاز نوری
کی قلم سے
حق بیانی اور بے باکی

ایک طالب علم کی زندگی میں امتحان صرف چند گھنٹوں کا امتحان نہیں ہوتا، بلکہ وہ اس کی برسوں کی محنت، والدین کی قربانیوں اور روشن مستقبل کی امیدوں کا نام ہوتا ہے۔ کوئی راتوں کی نیند قربان کرتا ہے، کوئی اپنی خواہشات کا گلا گھونٹ دیتا ہے، اور کوئی غریب باپ اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے اپنی جمع پونجی تک خرچ کر دیتا ہے۔ مگر جب محنت کے بجائے پیپر لیک کامیابی کا معیار بننے لگے، تو سمجھ لیجیے کہ صرف سوالیہ پرچہ نہیں، بلکہ انصاف بھی لیک ہو چکا ہے۔

ملک میں بار بار امتحانات کے حوالے سے پیپر لیک اور بے ضابطگیوں کے الزامات نے کروڑوں نوجوانوں کے دلوں میں ایک ایسا خوف پیدا کر دیا ہے کہ اب وہ امتحان سے زیادہ نظام سے ڈرنے لگے ہیں۔ آخر ایک طالب علم کب تک یہ سوچ کر امتحان دے کہ شاید اس کی محنت کسی مافیا کے ہاتھوں ہار جائے گی؟

NEET-UG جیسے اہم امتحان پر اٹھنے والے سوالات نے صرف ایک امتحان کو نہیں، بلکہ پورے تعلیمی نظام کی شفافیت کو کٹہرے میں لا کھڑا کیا ہے۔ جب امتحانات پر اعتماد ختم ہونے لگے تو قوم کا مستقبل بھی غیر یقینی میں ڈوبنے لگتا ہے۔

تعلیم کسی بھی ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ اگر یہی نظام کمزور ہو جائے تو قومیں ترقی نہیں کرتیں، بلکہ اپنے بہترین ذہن کھونے لگتی ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہر نئے تنازع کے بعد صرف یقین دہانیاں دی جاتی ہیں، مگر نوجوان آج بھی اسی سوال کا جواب تلاش کر رہے ہیں کہ آخر ان کی محنت کا محافظ کون ہے؟

تعلیم کے وزیر کو اب صرف بیان نہیں، بلکہ جوابدہی قبول کرنی ہوگی۔ عوام کو یہ یقین دلانا ہوگا کہ امتحانات کی ساکھ بحال ہوگی، بے ضابطگیوں پر زیرو ٹالرنس ہوگا اور کسی بھی بااثر شخص کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھا جائے گا۔

آج ملک کے مختلف حصوں میں نوجوان، طلبہ اور سماجی کارکن پُرامن طریقے سے اپنی آواز بلند کر رہے ہیں۔ کچھ افراد بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں، صرف اپنے لیے نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک شفاف اور منصفانہ تعلیمی نظام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جمہوریت میں اختلافِ رائے جرم نہیں، بلکہ عوام کی آواز ہے۔ اس آواز کو دبانے کے بجائے سننا اور اس پر سنجیدگی سے عمل کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

یہ وقت سیاسی بحث کا نہیں، قومی ذمہ داری کا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ: امتحانات میں بے ضابطگیوں کے تمام الزامات کی آزادانہ اور شفاف تحقیقات کرائے۔

جہاں قصور ثابت ہو، وہاں بلا امتیاز سخت کارروائی کرے۔

امتحانی نظام میں ایسی اصلاحات نافذ کرے جن سے ہر طالب علم کا اعتماد بحال ہو۔

بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ اور سماجی کارکنوں سے فوری مذاکرات کرے اور ان کے جائز مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرے۔

"جب ایک طالب علم کا اعتماد ٹوٹتا ہے تو صرف ایک فرد نہیں ہارتا، بلکہ پورا معاشرہ ہار جاتا ہے۔ جب محنت ہار جائے اور بدعنوانی جیت جائے، تو ڈگریاں تو تقسیم ہو سکتی ہیں، مگر قومیں تعمیر نہیں ہوتیں"۔

اب وقت آ گیا ہے کہ نوجوانوں کو صرف وعدے نہیں، انصاف ملے؛ صرف تقریریں نہیں، اصلاحات ملیں؛ اور صرف تسلیاں نہیں، ایک ایسا نظام ملے جس میں کامیابی کا واحد راستہ محنت اور قابلیت ہو۔

نعت پاک

پڑھ کر درود، بولوں مجھے کیا دکھائی دے
بیمارِ معصیت کا مداوا دکھائی دے
صد آفریں صحابہ کا حسنِ نگاہِ شوق
زخموں میں ان کو دین پنپتا دکھائی دے
دیگر سبھی ملوک جہاں کے لگے گدا
دربارِ مصطفٰے ہی بس اعلی دکھائی دے
لاکھوں چراغ جل کے بھی پاتے نہیں وہ نور
ذاتِ محمدی میں جو یکتا دکھائی دے
ٹوٹی ہوئی چٹائی پہ جو جلوہ گر رہا
عرشِ بریں کی بزم سے اعلی دکھائی دے
خورشیدِ حشر تاب کو کرتا ہوا خجل
میرے نبی کا روئے تجلی دکھائی دے
تشنہ لبی کا چاہیے مداوا تو جا اُدھر
جس سمت سبز گنبدی دریا دکھائی دے
یہ دہر رونقوں سے جو آباد ہے بہت
شہرِ نبی کے سامنے صحرا دکھائی دے

ذکی طارق بارہ بنکوی

مودی، بی جے پی اور آر ایس ایس رام مندر چڑھاوا چوری معاملہ پر جوابدہی سے بچ نہیں سکتے

بہ شکریہ دی وائر

نئی دہلی: ایودھیا کے رام مندر میں چڑھاوے کی چوری کا معاملہ، جس کی جانچ اتر پردیش حکومت کی تشکیل کردہ خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) اور ریاستی پولیس کر رہی ہے، اب ایک بڑا سیاسی تنازعہ بن گیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لیے اس معاملے سے خود کو الگ دکھانا انتہائی مشکل ثابت ہو رہا ہے۔

حالیہ متعدد سروے، مثلاً سی-ووٹر کے ایک سروے، سے پتہ چلتا ہے کہ این ڈی اے کے 7.53 فیصد ووٹروں کا ماننا ہے کہ اس چوری سے ان کا بھروسہ متاثر ہوا ہے۔ عقیدت منداس واقعہ کو صرف ایک مالی جرم نہیں بلکہ مذہبی عقیدے کے ساتھ ہوئے ایک سنگین خیانت کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ اس کا براہ راست اثر بی جے پی کے سب سے وفادار ووٹروں کے طبقے پر پڑتا نظر آرہا ہے۔

چونکہ بی جے پی نے رام مندر کی تعمیر اور اس سے وابستہ علامات کو پوری طرح سے اپنی سیاسی پہچان سے جوڑ دیا تھا، اور وزیر اعظم نریندر مودی نے خود اس مذہبی منصوبے کا پورا کریڈٹ لیا تھا، اس لیے اب اگر مندر کے اندر کچھ بھی غلط ہوتا ہے تو اس سے متعلق جوابدہی اور الزامات سے بھی وہ خود کو الگ نہیں کر سکتے۔ خصوصی طور پر، اس صورت میں، جب چوری کے الزامات ان افراد پر لگے ہوں، جنہیں خود مودی نے اس منصوبے کی نگرانی کے لیے منتخب کیا تھا۔

یہاں چھ ایسی وجوہات بیان کی جارہی ہیں جن کی بنا پر وزیر اعظم مودی اور بی جے پی کے لیے رام مندر میں چڑھاوے کی چوری کے معاملے سے خود کو الگ دکھانا مشکل ہو رہا ہے۔

رام مندر بی جے پی کا سب سے بڑا سیاسی سرمایہ ہے، محض ایک مذہبی منصوبہ نہیں

رام مندر کی تعمیر صرف ایک مذہبی منصوبہ نہیں، بلکہ بی جے پی اور سنگھ پریوار کی سب سے بڑی سیاسی حصولیابی اور پہچان کی علامت ہے۔ رام جنم بھومی تحریک ہی کے سہارے بی جے پی قومی سیاست کے مرکز تک پہنچی، اور مندر کی پران پرتشٹھا کی تقریب میں وزیر اعظم نریندر مودی سب سے نمایاں شخصیت تھے۔

مودی نے بار بار رام مندر کی تعمیر کا پورا کریڈٹ خود لیا اور اسے صدیوں پرانے وعدے کی تکمیل کے طور پر پیش کیا، جس کے تحت 1992 میں ہندوتوا کارکنوں کی جانب سے شہید کی گئی بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کی بات کی جاتی رہی تھی۔

ایسی صورت میں مندر کے احاطے کے اندر پیش آنے والا کوئی بھی گھوٹالہ یا تنازعہ خود بخود بی جے پی سے جڑ جاتا ہے، کیونکہ یہی وہ علامت ہے جسے پارٹی نے اپنے انتخابی مفاد کے لیے سب سے مؤثر سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔

مندر ٹرسٹ کی تشکیل اور تقرریاں براہ راست مودی حکومت نے کیں

وزیر اعظم مودی اس تنازعہ کو کسی مقامی یا آزاد انتظامی ناکامی قرار دے کر اس سے دامن نہیں چھڑا سکتے۔ شری رام جنم بھومی تیرتھ شیتر ٹرسٹ، جو رام مندر کے انتظام و انصرام اور اس کے مالی معاملات کی نگرانی کرتا ہے، مرکزی حکومت نے قائم کیا تھا، اور اس کے 15 میں سے 12 اراکین کو براہ راست مرکزی حکومت نے نامزد کیا تھا۔

فروری 2020 میں وزیر اعظم مودی نے خود لوک سبھا میں اس ٹرسٹ کے قیام کا اعلان کیا تھا، اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ ٹرسٹ کے اراکین کے انتخاب میں ان کا اہم کردار تھا۔

اس لیے فطری طور پر عوام ٹرسٹ کے اراکین کی جوابدہی کو براہ راست اسی وزیر اعظم سے جوڑ کر دیکھ رہے ہیں جنہوں نے اس ٹرسٹ کی تشکیل کرائی اور اس کے اراکین کی تقرری کی۔

چمپت رائے اور مودی کے قریبی تعلقات

یہ تنازعہ براہ راست ان لوگوں تک پہنچتا ہے جو بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی اعلیٰ قیادت سے وابستہ رہے ہیں۔ شری رام جنم بھومی تیرتھ شیتر ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے، جنہوں نے حال ہی میں اخلاقی بنیادوں پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا، آر ایس ایس کے سینئر رہنما اور وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے نائب صدر ہیں۔ انہیں وزیر اعظم نریندر مودی کا قریبی ساتھی بھی سمجھا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ چمپت رائے کے ڈرائیور کی گرفتاری اور ٹرسٹ کے دیگر منتظمین پر لگنے والے الزامات نے بی جے پی کے لیے یہ کہنا مشکل بنا دیا ہے کہ اس معاملے میں ملوث افراد تنظیم سے غیر متعلق یا الگ تھلگ ہیں۔

اتنا ہی نہیں، بلکہ بجرنگ دل کے بانی اور بی جے پی کے رہنما ونے کٹیار بھی عوامی طور پر ٹرسٹ کے اعلیٰ عہدیداروں پر سوال اٹھا چکے ہیں۔ اس کے نتیجے میں یہ تنازعہ بی جے پی اور اس سے وابستہ تنظیموں کے اندر بھی چرچہ اور الزام تراشی کا سبب بن گیا ہے۔

یہ تنازعہ مودی کے تین سب بڑے سیاسی دعووں پر چوٹ کرتا ہے

وزیر اعظم نریندر مودی کی سیاسی امیج بنیادی طور پر تین اہم دعووں پر قائم رہی ہے:

ہندوتوا کے سب سے بڑا محافظ ہونے کا دعویٰ، یعنی ہندو عقیدے اور مقدس مقامات کے محافظ کے طور پر اپنی پہچان۔

بدعنوانی کے خلاف لڑائی کا دعویٰ، جس کے ذریعے بی جے پی خود کو اقربا پروری اور بدعنوان جماعتوں سے مختلف ظاہر کرتی رہی ہے۔

قوم پرستی کے نام پر مؤثر اور کامیاب حکمرانی کا دعویٰ، جس کے تحت بہتر نظم و نسق اور ترقی کو قوم پرستی سے جوڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔

رام مندر میں چڑھاوے کی چوری کا معاملہ ان تینوں دعووں کو ایک ساتھ متاثر کرتا ہے۔ یہ تنازعہ کروڑوں عقیدت مندوں کے عقیدے کے مرکز سمجھے جانے والے ایک مقدس مقام میں مبینہ بدانتظامی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، یہ ایک نہایت اہم اور طویل عرصے سے زیر بحث منصوبے میں منظم بدعنوانی کے خدشات کو بھی جنم دیتا ہے اور بی جے پی کے 'صاف شفاف اور بہتر حکمرانی' کے دعوے پر بھی سوال اٹھاتا ہے۔

اسی لیے وزیر اعظم مودی کے لیے اس پورے معاملے کو محض ایک معمولی انتظامی غلطی قرار دے کر مسترد کرنا آسان نہیں ہے۔

عقیدت مندوں کے چڑھاوے کی چوری بی جے پی کے لیے اخلاقی اور سیاسی بحران

یہ معاملہ صرف چند روپے چوری ہونے کا نہیں ہے۔ جانچ ایجنسیوں کے مطابق، یہ ایک منظم گروہ کا کارنامہ تھا، جس میں تقریباً 200 لوگوں کے ملوث ہونے کا الزام ہے۔ الزام ہے کہ یہ گروہ مقامی سناروں کو نظر انداز کرتے ہوئے مندر میں آئے سونے اور چاندی جیسی قیمتی دھاتیں ٹرین کے ذریعے ریاست کرناٹک بھیجتا تھا، جہاں انہیں پگھلایا جاتا تھا۔

صرف یہی نہیں، الزام یہ بھی ہے کہ اس گروہ نے مندر کے کم آمدنی والے ملازمین کے لیے بھیجے گئے سردیوں کے جیکٹوں سے بھرے ٹرکوں پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس مبینہ نیٹ ورک کا حجم اور اس کا طریقہ کار اتنا وسیع تھا کہ حکمراں بی جے پی کے لیے اسے محض ایک معمولی انتظامی کوتاہی یا لاپرواہی قرار دے کر نظر انداز کرنا آسان نہیں ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ معاملہ سرکاری خزانے یا کسی کارپوریٹ معاہدے میں مبینہ بے ضابطگی کا نہیں، بلکہ عام عقیدت مندوں کے چڑھاوے سے متعلق ہے۔

ایسی صورت میں، جو جماعت خود کو ہندو عقیدے اور مذہب کی سب سے بڑی محافظ کے طور پر پیش کرتی رہی ہے، اس کے لیے یہ الزام کہ ملک کے نئے رام مندر میں عقیدت مندوں کا چڑھاوا ہی مبینہ طور پر چوری یا غلط استعمال کا شکار ہوا، سیاسی ہی نہیں بلکہ ایک سنگین اخلاقی بحران بھی پیدا کرتا ہے۔

مودی کی خاموشی شکوک وشبہات کو جنم دیتی ہے

اس پورے معاملے پر وزیر اعظم نریندر مودی کی عوامی خاموشی کو کانگریس، سماج وادی پارٹی سمیت اپوزیشن جماعتیں تقریباً روزانہ ایک سیاسی ایشو بنا رہی ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ بی جے پی نے مذہبی عقیدے کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کیا، لیکن جب بدعنوانی کے الزامات سامنے آئے تو اس نے خاموشی اختیار کر لی۔

وہیں، اگر مودی یا بی جے پی اس معاملے پر مفصل بیان دیتے ہیں تو ٹرسٹ کے فنڈز کے انتظام، نگرانی کے نظام اور اندرونی تحقیقات جیسے کئی سوال سامنے آسکتے ہیں، جن کی سمت اور دائرہ کار پر پارٹی مکمل طور پر قابو نہیں رکھ سکے گی۔

اسی وجہ سے بی جے پی ایک ایسے سیاسی جال میں پھنسی ہوئی دکھائی دیتی ہے جہاں خاموش رہنا معاملے کو دبانے کی کوشش محسوس ہوتا ہے، جبکہ کھل کر بات کرنا مودی کی قیادت میں نظام کی ناکامی کو تسلیم کرنے کے مترادف سمجھا جا سکتا ہے۔

وقت وقت کی بات

ایک پروگرام میں مجھ سے ایک حضرت نے پوچھا آصف صاحب! آپ کا اپنا کون ہے؟ میں نے ہنس کر جواب دیا وقت اچھا ہے تو سب اپنے ہیں۔ انسان برا نہیں ہوتا اس پر وقت برا آتا ہے۔ برے وقت میں لوگ ایسے منہ موڑتے ہیں جیسے برا وقت کاٹ نہیں بانٹ رہا ہے۔ برا وقت درد نہیں دیتا برے وقت میں ساتھ چھوڑنے والے درد دیتے ہیں۔ مشکل وقت ہی رشتوں کی اصل پہچان کراتا ہے کامیابی پر تو ہر کوئی تالیاں بجاتا ہے مگر جو شخص آپ کے برے وقت میں خاموشی سے آپ کا سہارا بنے وہی آپ کی زندگی کا سب سے قیمتی انسان ہوتا ہے ایسے لوگوں کی قدر کریں کیونکہ یہی لوگ زندگی کا اصل سرمایہ ہوتے ہیں۔

وقت کا پتہ نہیں چلتا اپنوں کے ساتھ
اپنوں کا پتہ چل جاتا ہے وقت کے ساتھ

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ ممبئی ۱۱

رزق

آپ کا رزق، آپ کا اہل خانہ، آپ کی تنخواہ آپ کی کامیابی اور آپ کی خوشی سب کچھ اللہ سبحان تعالیٰ کے کنٹرول میں ہیں۔ اس لیے ان چیزوں پر پریشان ہونا چھوڑ دیں جو آپ کے اختیار میں نہیں ہیں۔ آپ کے اختیار میں آپ کی نیت آپ کا ایمان اور آپ کی کوشش؛ حقوق العباد۔ بس انہی چیزوں میں اپنا بہترین کارکردگی دیں۔ پھر آپ کا رب بھی آپ کو ان نعمتوں کا بہترین عطا فرمائے گا جو صرف اسی کے اختیار میں ہیں۔

خدا تو رزق دیتا ہے کیڑوں کو بھی پتھر میں
تو کیوں پریشان ہے ہیرے موتی کے پکچر میں

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ ممبئی ۱۱

غزل

تمھاری یاد کے پیڑوں کی شاخوں پر ثمر آیا
بہت دن بعد آنکھوں کو حسیں منظر نظر آیا
کسی کی یاد دامن تھام کر چلتی رہی میرا
کسی کا دھیان جب آیا تو پھر شام وسحر آیا
نہ جانے کون سی منزل کی جانب گامزن ہیں ہم
نہ منزل کا نشاں کوئی نہ کوئی راہبر آیا
ہر اک رشتہ خلوص و پیار سے میں نے نبھایا تھا
مگر حصے میں میرے دیکھیے پھر بھی صفر آیا
نہ جانے کیوں دلوں میں گھنٹیاں بجنے لگیں طارق
اچانک راہ میں چلتے ہوئے جب ان کا گھر آیا

طارق رضوی

ڈیپ فیک، آن لائن فراڈ اور اے آئی: 'بھنور' اور 'بس تیرا ساتھ ہو' جیسے ڈرامے جو ڈیجیٹل خطرات سے آگاہی دے رہے ہیں

بہ شکریہ بی بی سی اردو

اگر آپ کے موبائل پر اچانک ایک ایسی ویڈیو موصول ہو جس میں دکھائی دینے والا چہرہ آپ کا ہو، مگر حقیقت میں وہ ویڈیو کبھی بنی ہی نہ ہو، تو آپ کا ردِعمل کیا ہوگا؟ یا اگر کسی عزیز کی آواز میں آپ کو فون آئے اور وہ مشکل میں ہونے کا کہہ کر فوری رقم بھیجنے کی درخواست کرے، لیکن بعد میں معلوم ہو کہ یہ سب مصنوعی ذہانت (آرٹیفیشل انٹیلی جنس) کی مدد سے تیار کیا گیا ایک دھوکا تھا؟

کچھ عرصہ پہلے تک یہ سب سائنس فکشن محسوس ہوتا تھا، مگر آج ڈیپ فیک، آن لائن فراڈ اور اے آئی کے غلط استعمال کے واقعات دنیا بھر میں تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ ہالی وڈ اور بالی وڈ میں ان موضوعات پر کافی کام ہو چکا ہے، لیکن پاکستان میں کچھ عرصہ پہلے تک یہ موضوع زیادہ تر خبروں اور سوشل میڈیا تک محدود تھا۔

اب صورتحال بدل رہی ہے۔ پاکستانی ڈرامہ نگار، ہدایت کار اور پروڈیوسرز ٹی وی ڈراموں کے ذریعے ڈیجیٹل دنیا کے ان خطرات کو اپنی کہانیوں کا حصہ بنا رہے ہیں۔ اس وقت دو پاکستانی ڈرامے، 'بھنور' اور 'بس تیرا ساتھ ہو' اسی بدلتی ہوئی ڈیجیٹل دنیا کے خطرات کو مختلف زاویوں سے پیش کر رہے ہیں۔

ردا بلال کے تحریر کردہ اور ابو علیحہ کی ہدایت کاری میں بننے والے ڈرامہ 'بھنور' میں تین خواتین اور ایک صحافی کی کہانی بیان کی گئی ہے، جو آرٹیفیشل انٹیلی جنس، آن لائن فراڈ، ڈیپ فیک، سائبر کرائم اور ایک پراسرار آئی ٹی کمپنی کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ ٹیلی وژن چینل ایکسپریس انٹرٹینمنٹ پر نشر ہونے والے اس ڈرامے میں مرکزی کردار اسد صدیقی کا ہے، جو اس کے پروڈیوسر بھی ہیں۔ جبکہ منشا پاشا، اریکا حق اور لائبہ رحمان دیگر متاثرین کے کردار ادا کر رہی ہیں۔

برکت صدیقی، جو خود ایک معروف ہدایت کار ہیں، اس ڈرامے میں ایک ایسے اخبار کے مالک کا کردار نبھا رہے ہیں جو اے آئی کی مدد سے اپنے ادارے کے ایک صحافی کا معافی نامہ آن لائن جاری کرتا ہے۔ علی سفینہ ایک آن لائن دھوکے باز اور

بلیک میلر کے کردار میں نظر آ رہے ہیں جبکہ دیگر کردار بھی اپنی پراسراریت کے باعث ناظرین کی توجہ حاصل کر رہے ہیں۔

ڈرامے کی مصنفہ ردا بلال کے مطابق اس کہانی کا خیال موجودہ دور میں اے آئی کے بڑھتے ہوئے غلط استعمال کو دیکھ کر آیا۔

انھوں نے بی بی سی اردو سے گفتگو میں کہا کہ مصنوعی ذہانت سے سہولت تو ملی ہے لیکن اس کے ذریعے نقصان پہنچانے کے امکانات بھی بڑھ گئے ہیں۔ ان کے مطابق میڈیا، کاروبار اور عام لوگوں کی نجی زندگیوں میں اے آئی کا غلط استعمال تیزی سے سامنے آ رہا ہے، اسی لیے انھوں نے ایک ایسی کرائم سیریز لکھنے کا فیصلہ کیا جس کا بنیادی موضوع ہی مصنوعی ذہانت ہو۔ دوسری جانب سائرہ رضا کے لکھے ہوئے ڈرامے 'بس تیرا ساتھ ہو' میں ڈیپ فیک کو سماجی بدنامی اور ذاتی انتقام کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔

اس ڈرامے میں ثنا جاوید اور فرحان سعید ایک ایسے نوجوان جوڑے کا کردار ادا کر رہے ہیں جن کی جعلی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو جاتی ہے اور ان کی نجی زندگی شدید متاثر ہوتی ہے۔

ہدایت کار قاسم علی مرید اس کہانی کو مؤثر انداز میں پیش کر رہے ہیں، خصوصاً وہ منظر جس میں دونوں کردار پہلی مرتبہ اپنی وہ ویڈیو دیکھتے ہیں جس میں ان کی شکلوں کا غلط استعمال کیا گیا ہوتا ہے۔

ڈرامے کی نمایاں کاسٹ میں فاران طاہر، صبا حمید، شگفتہ اعجاز، سلمان شاہد، زویا ناصر، حارث وحید، رضوان علی جعفری، ٹیپو شریف اور اکبر اسلام شامل ہیں۔ حارث وحید اس ڈرامے میں ایک ایسے نوجوان کا کردار ادا کر رہے ہیں جو اپنے خلاف وائرل ہونے والی ویڈیو کا بدلہ لینے کے لیے مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ جعلی ویڈیو بنواتا اور اسے وائرل کرتا ہے۔ حارث وحید نے بی بی سی اردو سے گفتگو میں بتایا کہ ابتدا میں وہ اس قدر منفی کردار ادا کرنے پر خوش نہیں تھے۔ ان کے مطابق ڈراموں میں حقیقت کو اکثر ڈرامائی انداز میں پیش کیا جاتا ہے، اس لیے بعض پہلو ضرورت سے زیادہ ڈرامائی محسوس ہو سکتے ہیں، تاہم بنیادی مسئلہ حقیقی ہے۔

پاکستانی ڈرامے طویل عرصے سے خاندانی تنازعات اور سماجی مسائل کے گرد گھومتے رہے ہیں، مگر حالیہ برسوں میں سائبر کرائم، ڈیجیٹل فراڈ اور مصنوعی ذہانت جیسے موضوعات بھی کہانیوں میں جگہ بنا رہے ہیں۔

مصنفہ ردا بلال کا کہنا ہے کہ ٹیکنالوجی اور سائبر کرائم سے متعلق موضوعات پہلے بھی پاکستانی ڈراموں میں آتے رہے ہیں، مثلاً تصاویر لیک ہونے یا دیگر ڈیجیٹل مسائل سے متعلق کہانیاں پہلے بھی لکھی گئی ہیں۔

تاہم ان کے مطابق پاکستانی ڈراموں میں مکمل طور پر ٹیکنالوجی پر مبنی کہانیاں اب بھی کم ہیں۔

'بھنور' اور 'بس تیرا ساتھ ہو' اپنے انداز، رفتار اور کہانی میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، مگر دونوں اس حقیقت کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ ڈیجیٹل دنیا میں صرف پاس ورڈ ہی نہیں بلکہ ساکھ، شناخت اور اعتماد بھی خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔

☆☆☆☆

سونم وانگچک نہیں تو عامر خان نے تھری ایڈیٹس میں کس کا کردار ادا کیا؟ حقیقت خود جانیے!!

حیدرآباد: سونم وانگچک کی بھوک ہڑتال کے بعد عامر خان کی فلم '3 ایڈیٹس' دوبارہ سرخیوں میں آ گئی ہے۔ ہندوستانی سینما میں فلم کے قد کو دیکھتے ہوئے، عامر کے کردار، پھنسوک وانگڈو، کے پیچھے حقیقی زندگی کے کردار کے حوالے سے بحث دوبارہ شروع ہو گئی ہے، خاص طور پر جب سے عامر خان نے حال ہی میں یہ واضح کرنے کے لیے اپنی خاموشی توڑ دی کہ یہ فلم سونم وانگچوک سے متاثر نہیں تھی۔ جب فلم پہلی بار ریلیز ہوئی تو بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ پھنسوک کا کردار سونم وانگچک پر مبنی تھا۔ تاہم، برسوں کے دوران، انجینئر اور کارکن سونم وانگچک نے فلم سے اپنے تعلق کو بار بار واضح کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگرچہ کردار ان سے متاثر ہو سکتا ہے، لیکن یہ ان پر مبنی نہیں تھا۔ حال ہی میں عامر خان نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ پھنسوک کا کردار سونم پر مبنی نہیں ہے۔ باضابطہ طور پر، یہ فلم چیتن بھگت کے ناول 'فائیو پوائنٹ سمون' پر مبنی ہے۔ تاہم، جب یہ فلم سال 2009 میں ریلیز ہوئی، ناول نگار نے دعویٰ کیا کہ اسے واجب الادا کریڈٹ نہیں دیا گیا تھا۔ تو، یہ کردار اصل میں کس پر مبنی ہے؟ اس سے قبل ہدایت کار راج کمار ہیرانی نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ یہ کردار ایک ایسے شخص پر مبنی ہے جس سے وہ فلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا میں ملے تھے۔ فلم ساز کا کہنا تھا کہ 'میں اکثر سوچتا تھا کہ یہاں اتنی دلچسپ کہانیاں ہیں جو کسی دن فلموں میں دکھانے کے لائق ہیں'۔ انہوں نے ایف ٹی آئی آئی میں ہاسٹل کی زندگی کو دلچسپ تلاش کرنے کا ذکر کیا۔ انہوں نے مزید کہا، عامر کا کردار ہمارے فلمی اسکول کے ایک طالب علم سے متاثر ہے، جس کا نام میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ وہ فلم ساز بننا چاہتا تھا لیکن ایف ٹی آئی آئی میں داخلہ نہیں لے سکا۔ اسی دوران اس کا ایک دوست منتخب ہوا لیکن اس کے والد نے اسے داخلہ لینے سے منع کر دیا۔ نتیجتاً جس طالب علم نے داخلہ حاصل نہیں کیا تھا، اس نے تین سال تک اپنے دوست کی شناخت پر فلم سازی کی تعلیم حاصل کی۔ "گریجویشن تک کسی کو حقیقت کا علم نہیں تھا۔ جب لوگوں نے اسے بتایا کہ اسے سرٹیفکیٹ نہیں ملے گا، تو اس نے جواب دیا، 'مجھے ویسے بھی کبھی سرٹیفکیٹ نہیں چاہیے تھا؛ میں صرف فلم میکنگ سیکھنا چاہتا تھا۔ اس نے مجھے متاثر کیا کیونکہ تعلیم سرٹیفکیٹ کے بارے میں نہیں ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے کئی واقعات فلم 3 ایڈیٹس کو متاثر کیا۔

راجندر کمار: وہ سپر اسٹار جس کی مسلسل کامیاب فلموں نے ہندی سینما میں تاریخ رقم کی

راجندر کمار نے مسلسل کامیاب فلموں، کرداروں اور شاندار اداکاری سے ہندی سینما کے سنہری دور کو نئی پہچان دی

12 جولائی 1999 کو ان کے انتقال کے باوجود ان کی یادگار فلمیں آج بھی ناظرین کے دلوں میں زندہ ہیں

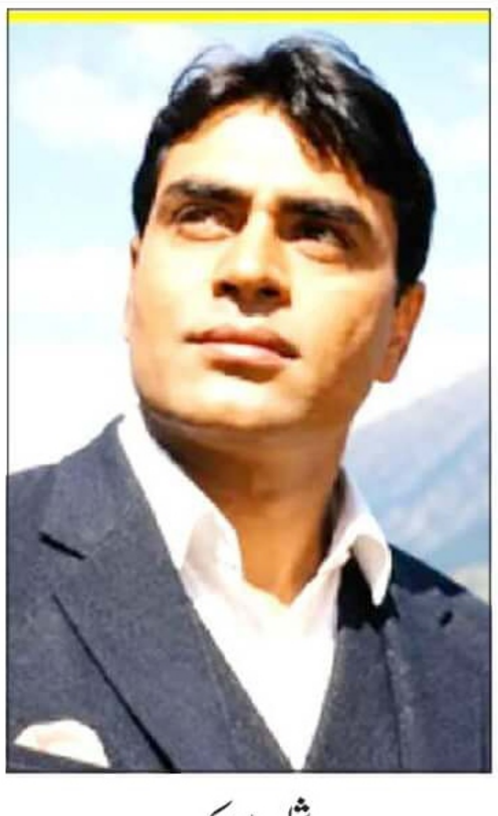

سوشل ڈیسک

ہندی سینما کی تاریخ میں چند فنکار ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اپنی غیر معمولی اداکاری، دلکش شخصیت اور ایک سے بڑھ کر ایک کامیاب فلموں کے ذریعے ایسا مقام حاصل کیا جو وقت گزرنے کے باوجود مدھم نہیں پڑا۔ انہی عظیم اداکاروں میں ایک نام راجندر کمار کا بھی ہے، جنہیں پوری فلمی دنیا محبت سے 'جوبلی کمار' کہتی تھی۔ یہ لقب انہیں کسی اتفاق سے نہیں ملا بلکہ اس کی وجہ ان کی وہ غیر معمولی کامیابی تھی جس کے تحت ان کی فلمیں مہینوں بلکہ کئی بار سال بھر تک سینما گھروں میں چلتی رہیں اور سلور، گولڈن اور ڈائمنڈ جوبلی مناتی رہیں۔ 12 جولائی 1999 کو ان کے انتقال کے ساتھ ہندی سینما کے سنہری دور کا ایک روشن باب ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا لیکن ان کا نام آج بھی اسی شان سے زندہ ہے۔

راجندر کمار 20 جولائی 1927 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے، جو تقسیم ہند کے بعد پاکستان کا حصہ بن گیا۔ تقسیم کے المیے کے بعد ان کا خاندان ہندوستان منتقل ہو گیا اور ممبئی میں نئی زندگی کا آغاز کیا۔ یہیں انہوں نے فلمی دنیا میں قسمت آزمانے کا فیصلہ کیا۔ ابتدا میں انہوں نے معروف ہدایت کار ایچ ایس رویل کے معاون کے طور پر کام کیا، جہاں انہوں نے فلم سازی کے مختلف پہلوؤں کو قریب سے سمجھا اور عملی تجربہ حاصل کیا۔

1950 کی دہائی میں انہوں نے بطور اداکار فلمی سفر شروع کیا۔ اگرچہ ابتدائی برسوں میں انہیں جدوجہد کرنا پڑی، لیکن 1957 میں ریلیز ہونے والی شہرۂ آفاق فلم 'مدر انڈیا' نے انہیں ملک بھر میں پہچان دلائی۔ اس کامیابی کے بعد انہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اور جلد ہی وہ ہندی سینما کے صفِ اول کے اداکاروں میں شمار ہونے لگے۔

1960 کی دہائی راجندر کمار کے کیریئر کا سب سے تابناک دور ثابت ہوئی۔ اس زمانے میں ان کی فلمیں ایک کے بعد دوسری کامیابی حاصل کرتی رہیں اور سینما گھروں میں طویل عرصے تک چلتی رہیں۔ اسی مسلسل کامیابی نے انہیں 'جوبلی کمار' کا لازوال لقب عطا کیا۔ اس دور میں ان کی کئی فلموں نے ناظرین کے دلوں پر راج کیا، جن میں 'میرے محبوب'، 'سنگم'، 'دل ایک مندر'، 'آرزو'، 'سورج'، 'آئی ملن کی بیلا' اور 'دھول کا پھول' خاص طور پر شامل ہیں۔ یہ فلمیں نہ صرف باکس آفس پر کامیاب رہیں بلکہ آج بھی کلاسیکی ہندوستانی سینما کا اہم حصہ سمجھی جاتی ہیں۔

راجندر کمار کی اداکاری کا سب سے نمایاں پہلو ان کے جذبات سے بھرپور کردار تھے۔ محبت، قربانی، خاندانی ذمہ داری، وفاداری اور انسانی احساسات سے جڑے کرداروں کو وہ اس قدر فطری انداز میں نبھاتے تھے کہ ناظرین خود کو ان کے کرداروں کے ساتھ جڑا ہوا محسوس کرتے تھے۔ ان کی اداکاری میں بناوٹ کے بجائے سادگی، وقار اور خلوص نمایاں ہوتا تھا، یہی وجہ تھی کہ وہ ہر عمر کے ناظرین میں یکساں مقبول رہے۔

اداکاری کے علاوہ راجندر کمار نے فلم سازی کے میدان میں بھی قدم رکھا اور کئی منصوبوں سے وابستہ رہے۔ انہوں نے اپنے صاحبزادے کمار گورو کے فلمی کیریئر کو آگے بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ فلمی صنعت میں انہیں نہ صرف ایک کامیاب اداکار بلکہ خوش اخلاق، نرم مزاج اور مضبوط تعلقات رکھنے والی شخصیت کے طور پر بھی یاد کیا جاتا ہے۔

ہندی سینما کے لیے ان کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں حکومتِ ہند نے انہیں پدم شری سے نوازا۔ تقریباً چار دہائیوں پر محیط فلمی سفر میں انہوں نے 80 سے زیادہ فلموں میں اداکاری کی اور بے شمار ایسے کردار چھوڑے جو آج بھی شائقین سینما کے ذہنوں میں تازہ ہیں۔

12 جولائی 1999 کو ممبئی میں ان کا انتقال ہوا، مگر ان کی اصل میراث صرف کامیاب فلمیں نہیں بلکہ وہ جذباتی رشتہ بھی ہے جو انہوں نے لاکھوں ناظرین کے دلوں سے قائم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی جب ہندی سینما کے سنہری دور کا ذکر ہوتا ہے تو 'جوبلی کمار' راجندر کمار کا نام احترام، محبت اور کامیابی کی ایک لازوال علامت کے طور پر لیا جاتا ہے۔ ان کی فلمیں نئی نسل کو بھی اس دور کی سادگی، رومانویت اور خالص اداکاری کی یاد دلاتی رہیں گی۔

☆☆☆☆

فوجی سے پربھاس کی پہلی جھلک

فلم کی ریلیز کی تاریخ کا اعلان

حیدرآباد: 'فوجی' سال کی سب سے زیادہ متوقع فلموں میں سے ایک ہے، جس میں جنوبی ہند کے سپر اسٹار پربھاس مرکزی کردار میں ہیں۔ فلم کے اعلان کے بعد سے ناظرین میں بے پناہ جوش و خروش پایا گیا، اس جوش میں اضافہ کرتے ہوئے پربھاس نے اب ایک شاندار پوسٹر کے ساتھ فلم کی ریلیز کی تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ 16 جولائی کو میکرز نے آنے والی فلم 'فوجی' سے پربھاس کی پہلی شکل کی نقاب کشائی کی اور اس کی ریلیز کی تاریخ کا اعلان کیا۔ پوسٹر میں دکھایا گیا ہے کہ پربھاس ایک پتھر پر بیٹھے ہوئے ہیں، خون سے لت پت اور بے جان لاشوں کے بکھرنے کے درمیان بندوق پکڑے ہوئے ہیں۔ "ایک بٹالین جو اکیلے لڑتی ہے" کی ٹیگ لائن کے ساتھ پوسٹر ایک شدید جنگی ڈرامے کی طرف اشارہ کرتا ہے جو کارروائی، قربانی اور بغاوت سے بھرا ہوا ہے۔

تارک مہتا کا الٹا چشمہ

'جٹھالال' کا شو کو الوداع کہنا ناممکن

مشہور بھارتی سٹکام 'تارک مہتا کا الٹا چشمہ' میں مرکزی کردار جیٹھالال نبھانے والے دلیپ جوشی کے شو سے الگ ہونے کی افواہوں کے بعد اب اداکار نے خاموشی توڑ دی۔ پچھلے 18 سالوں سے 'جیٹھالال گڑا' کے لازوال کردار سے سب کو ہنسانے والے سینیئر اداکار دلیپ جوشی نے ان تمام رپورٹس کو یکسر مسترد کر دیا جن میں دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ وہ یہ شو چھوڑ رہے ہیں۔ دلیپ جوشی نے سوشل میڈیا پر بغیر تصدیق کے پھیلائی جانے والی خبروں پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا، 'آج کل لوگ صرف ویوز کے لیے ہر طرح کی من گھڑت کہانیاں شائع کر دیتے ہیں'۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں تمام نیوز ایجنسیز اور میڈیا ہاؤسز سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ کوئی بھی خبر چھاپنے یا چلانے سے پہلے پروڈکشن ہاؤس یا متعلقہ اداکار سے ایک بار فون کر کے اس کے سچ یا جھوٹ ہونے کی تصدیق ضرور کر لیا کریں'۔ انہوں نے کہا، 'ایک چھوٹی سی کال غلط معلومات کو پھیلنے سے روک سکتی ہے'۔ اداکار نے ڈرامے کی شاندار کامیابی پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ کسی کامیڈی شو کا 18 سال تک کامیابی سے چلنا اپنے آپ میں ایک کارنامہ ہے۔ آج یہ شو 4 ہزار 750 سے زائد اقساط مکمل کر چکا ہے اور پوری ٹیم آج بھی اسی جوش و جذبے کے ساتھ لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرنے میں مصروف ہے۔

بشریٰ انصاری یوٹیوب چینل سے

۱۰ ہزار ڈالرز کما رہی ہیں؟

پاکستان کی معروف سینئر اداکارہ، میزبان، مصنفہ بشریٰ انصاری نے اپنی یوٹیوب آمدنی سے متعلق انکشاف کر دیا۔ بشریٰ انصاری گزشتہ کچھ عرصے سے اداکاری کے ساتھ ساتھ روزمرہ زندگی پر مبنی وی لاگز بھی بنا رہی ہیں اور کامیابی سے اپنا یوٹیوب چینل چلا رہی ہیں۔ حال ہی میں نادیہ خان کے ساتھ ایک یوٹیوب وی لاگ میں گفتگو کرتے ہوئے بشریٰ انصاری نے اپنی یوٹیوب کی آمدنی کے حوالے سے کھل کر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! میں نے آپ کے اصرار پر یوٹیوب وی لاگنگ شروع کی، جویریہ نے بھی میری حوصلہ افزائی کی اور آپ دونوں نے مجھے بہت کچھ سکھایا اور مسلسل حوصلہ دیا۔ اداکارہ نے کہا کہ میں باقاعدگی سے وی لاگز بنا رہی تھی، لیکن آسٹریلیا کے دورے کے دوران یہ سلسلہ کچھ عرصے کے لیے رک گیا تھا، اب میں نے دوبارہ آغاز کر دیا ہے، اب میں کینیڈا جا رہی ہوں اور وہاں سے بھی وی لاگز بناؤں گی۔ بشریٰ انصاری کا کہنا ہے کہ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ کام ٹھیک چل رہا ہے، لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے کہ میں 10 ہزار ڈالرز کما رہی ہوں، جیسا کہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم یوٹیوب سے بہت زیادہ آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حقیقت اس سے مختلف ہے، ہماری دیگر پیشہ ورانہ مصروفیات بھی ہوتی ہیں، مصروف شوٹنگ شیڈول کے ساتھ وی لاگنگ کرنا درحقیقت کافی مشکل ہوتا ہے۔

۱۵ رسال بعد سیلینا جیٹلی بڑی سکرین پر واپسی

اداکارہ سیلینا جیٹلی 15 سال بعد ایک مکمل کردار کے ساتھ بڑی سکرین پر واپسی کرنے جا رہی ہیں۔ وہ آنے والی بایوپک میں سسٹر نویدتا کا کردار ادا کریں گی، جس کی ہدایت کاری رام کمل مکھرجی کر رہے ہیں۔ اس فلم میں سیلینا، سوامی وویکانند کی معروف روحانی شاگرد کا کردار ادا کریں گی، جسے وہ اپنے کیریئر کے سب سے بامعنی تجربات میں سے ایک قرار دیتی ہیں۔ انڈین اخبار ہندوستان ٹائمز سے گفتگو کرتے ہوئے سیلینا نے کہا کہ یہ پراجیکٹ ان کے لیے ایک گہرا ذاتی سفر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رام کمل مکھرجی کے ساتھ کام کرنا ان کے لیے پہلے کے تمام تجربات سے مختلف ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'رام جیسے وژنری ہدایتکار کے ساتھ کام کرنا میرے لیے کسی بھی دوسرے اداکاری کے تجربے جیسا نہیں۔ ایسے ہدایتکاروں کے ساتھ آپ صرف کردار ادا نہیں کرتے بلکہ اس دور کی روح بن جاتے ہیں'۔ سسٹر نویدتا، جن کا اصل نام مارگریٹ نوبل تھا، 1867 میں آئرلینڈ میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے پہلی بار 1895 میں لندن میں سوامی وویکانند سے ملاقات کی اور بعد میں انڈیا کا سفر کیا۔ 1898 میں وہ ان کی شاگرد بنیں اور انہیں 'نویدتا' کا نام دیا گیا۔ انہوں نے اپنی زندگی تعلیم، خواتین کی فلاح و بہبود اور سماجی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ سیلینا کے لیے سسٹر نویدتا کا کردار صرف ایک تاریخی شخصیت نہیں بلکہ ایک ذاتی احساس رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'سسٹر نویدتا کا کردار ادا کرنا میرے لیے ایک کردار سے زیادہ ایک پکار کا جواب دینے جیسا ہے'۔

چیف منسٹر ریونت ریڈی کے دو مقامات پر ووٹ رہنے کا تنازعہ، الیکشن کمیشن کی وضاحت

میناکشی نٹراجن نے اضافی مہلت کا فائدہ نہیں اٹھایا، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا دعویٰ

حیدرآباد۔ چیف منسٹر تلنگانہ اے ریونت ریڈی کے دو الگ الگ مقامات پر ووٹ کا حق رکھنے کے دیرینہ تنازعے پر سنٹرل الیکشن کی جانب سے ایک اہم وضاحت سامنے آئی ہے۔نئی دہلی میں میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے واضح کیا ہیکہ ریاست میں جاری ووٹر لسٹوں کی خصوصی جامع نظرثانی مہم مکمل ہونے کے بعد چیف منسٹر ریونت ریڈی دوجگہوں پر ووٹ دینے کے اہل نہیں رہیں گے اور یہ مسئلہ ہمیشہ کیلئے حل ہوجائے گا۔ میڈیا کے نمائندوں نے جب گیانیش کمار سے تلنگانہ کے چیف منسٹر کے دو مقامات پر ووٹنگ کا حق رکھنے سے متعلق سوال پوچھا تو انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ فی الوقت جاری (SIR) مہم اس قسم کی خامیوں کو دور کرنے کیلئے چلائی جارہی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس جامع مہم کے اختتام کے بعد کسی بھی شہری یا وی آئی پی کیلئے دو مقامات پر ووٹ کا اندراج برقرار رکھنا ممکن نہیں ہوگا۔ اب اس معاملے پر کسی پریشانی کی گنجائش نہیں رہے گی۔ پریس کانفرنس کے دوران چیف الیکشن کمشنر نے تلنگانہ کانگریس کی قومی انچارج میناکشی نٹراجن کے راجیہ سبھا پرچہ نامزدگی مسترد ہونے کے حساس مسئلہ پر بھی ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات کے دوران نامزدگی کے تمام کالمس اور کاغذات کو مکمل طور پر بھرنا لازمی اصول ہے۔بعض اوقات انتخابی عہدیداروں سے بھی چوک ہوجاتی ہے لیکن سیاسی مخالفین ان باریکیوں پر نظر رکھتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں اگر مخالفین اس خامی کی نشاندہی کر کے شکایت درج نہ کرواتے تو شاید صورتحال مختلف ہوتی۔ انہوں نے سنسنی خیز انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ میناکشی نٹراجن کو ان کے خلاف جاری عدالتی کیس کی مکمل تفصیلات فراہم کرنے کیلئے باقاعدہ اضافی وقت دیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس مہلت کا فائدہ نہیں اٹھایا اور دستاویزات جمع نہیں کرائے۔ گیانیش کمار نے انتخابی قوانین کی وضاحت کرتے ہوئے یاد دلایا کہ ایک بار جب ریٹرننگ آفیسر پرچہ نامزدگی کی جانچ کے بعد کوئی فیصلہ لے لیتا ہے تو اس میں سنٹرل الیکشن کمیشن کے دائرہ کار میں بھی کچھ نہیں رہتا یہی وجہ ہیکہ میناکشی نٹراجن اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ تک گئی لیکن عدالت نے بھی ریٹنگ آفیسر کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

اسمبلی کی توسیع کا منصوبہ، کانسٹیٹیوشنل کلب کی تعمیر کی تجویز

شاہی مسجد باغ عامہ کی 1539 مربع گز اراضی کے حصول کے اقدامات

حیدرآباد۔ تلنگانہ ریاستی اسمبلی کی توسیع کے منصوبہ کو ریاستی حکومت کی جانب سے قطعیت دیتے ہوئے اسمبلی حدود میں ''کانسٹیٹیوشنل کلب'' کی تعمیر کے اقدامات کو تیز کردیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں شاہی مسجد باغ عامہ کی 1539 مربع گز اراضی کے حصول کے لئے اقدامات کو تیز کردیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ریاستی اسمبلی میں تلنگانہ قانون ساز کونسل کی منتقلی کے بعد اب مجوزہ کانسٹیٹیوشنل کلب کی تعمیر کے اقدامات کئے جانے لگے ہیں اور محکمہ اقلیتی بہبود کے علاوہ دیگر متعلقہ محکمہ جات کے ساتھ اجلاس میں شاہی مسجد کی اراضی کے حصول کے سلسلہ میں سروے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا جاچکا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ریاستی اسمبلی کو شاہی مسجد باغ عامہ کی 1539 مربع گز اراضی حوالہ کی جائے گی اور اس کے عوض محکمہ باغبانی سے 641 مربع گز اراضی کے علاوہ تلنگانہ اسمبلی کی 698 مربع گز اراضی شاہی مسجد کے حوالہ کی جائے گی۔ شاہی مسجد باغ عامہ جو کہ متحدہ ا?ندھرا پردیش کے گزٹ میں سیریل نمبر 1778 پر درج ہے اور اس کے تحت مجموعی اعتبار سے 13 ہزار 811 مربع گز اراضی ہے جبکہ یہ میٹرو پولیٹین ڈیولپمنٹ اتھاریٹی کے تحت تہذیبی ورثہ کی فہرست میں شامل زمرہ اول کی عمارت ہے۔ محکمہ اقلیتی بہبود کے عہدیداروں نے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ شاہی مسجد باغ عامہ کے تحت موجود 13 ہزار 811 مربع گز اراضی میں فی الحال مسجد کے حصہ میں جملہ 10 ہزار 117 مربع گز اراضی موجود ہے اور 3500 مربع گز اراضی کی نشاندہی کا عمل باقی ہے۔ عہدیداروں کا ماننا ہے کہ شاہی مسجد کی اراضی کے حصول کے لئے کئے جانے والے اقدامات پر مختلف گوشوں سے اعتراض ہوسکتا ہے اور مسجد کی اراضی حوالہ کرتے ہوئے متبادل اراضی کے حصول میں محکمہ اقلیتی بہبود کے اقدامات کو غیر شرعی قرار دیتے ہوئے رکاوٹ پیدا کی جاسکتی ہے۔ ذرائع کے مطابق ریاستی حکومت نے محکمہ اقلیتی بہبود کو اس مسئلہ کو جلد سے جلد سروے مکمل کرواتے ہوئے حل کرنے اور تلنگانہ ریاستی اسمبلی کی توسیع کیلئے اراضی حوالہ کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ محکمہ اقلیتی بہبود اور تلنگانہ وقف بورڈ کے بیشتر ذمہ دار اور عہدیداروں نے شاہی مسجد باغ عامہ کی اراضی حکومت کے حوالہ کرنے کے سلسلہ میں ا?مادگی کا اظہار کردیا ہے اور جلد ہی سروے منعقد کرتے ہوئے اراضی کی حوالگی اور متبادل اراضی کے حصول کے اقدامات کو مکمل کرلیا جائے گا۔

ہوم ورک تنازعہ: پرانے شہر کے اسکول انتظامیہ میں تشویش

محکمہ تعلیم کی جانب سے اسکولی نصاب اور اسمبلی میں پڑھائی جانے والی دعاؤں کا جائزہ

حیدرا?باد۔18 جولائی (سیاست نیوز) سعیدا?باد میں واقع خانگی اسکول میں دیئے گئے ہوم ورک تنازعہ نے خانگی اسکولوں اور پرانے شہر میں موجود سرکاری اسکولوں کے ذمہ داروں میں تشویش کی لہر پیدا کردی ہے اور اسکول انتظامیہ جو مسلم و غیر مسلم طلبہ کے ساتھ اسکول چلا رہے ہیں وہ انتہاء ؒ سے زیادہ محتاط رہنے لگے ہیں۔ سعیدا?باد واقعہ کا بھارتیہ جنتا پارٹی اور فرقہ پرست طاقتیں جس انداز میں استحصال کر رہی ہیں اسے دیکھتے ہوئے ایسا محسوس ہورہا ہے کہ ریاست تلنگانہ میں بی جے پی اپنی طاقت میں اضافہ کے لئے اس طرح کے واقعات کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے عوام میں خوف پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ خانگی اسکول میں جہاں یہ واقعہ پیش ا?یا ہے اس کے بعد سے ریاستی محکمہ تعلیم بالخصوص ضلعی عہدیداروں نے متحرک ہوتے ہوئے اسکولوں میں دی جانے والی تعلیم اور نصاب کا جائزہ لینا شروع کردیا ہے۔ محکمہ تعلیم کے عہدیداروں نے سرکاری اسکولوں پر خصوصی نظر رکھنے اور ان اسکولوں میں ''اسمبلی'' کے دوران پڑھائی جانی والی دعاو?وں کے علاوہ نصاب میں دی جانے والی تعلیم کے متعلق تفصیلات حاصل کرنی شروع کردی ہے اور کہا جارہا ہے کہ ریاست کے سرکاری اسکولوں میں ''وندے ماترم'' کے لزوم کے سلسلہ میں اقدامات کا بھی اب جائزہ لینے کے لئے عہدیداروں پر دباو? ڈالا جانے لگا ہے۔ دونوں شہروں حیدرا?باد و سکندرا?باد میں مسلم انتظامیہ کی جانب سے چلائے جانے والے خانگی اسکولوں میں جہاں طلبہ کی اکثریت مسلم طبقہ سے تعلق رکھتی ہے ان اسکولوں کے نصاب میں ''دینیات'' شامل ہوتا ہے اور ابتدائی تعلیم سے 5 ویں جماعت تک بیشتر تمام اسکولوں میں 'دینیات' یا کئی اسکولوں میں ''اخلاقیات'' سے متعلق کتب نصاب میں شامل کرتے ہوئے طلبہ کی تربیت کو یقینی بنانے کے اقدامات کئے جاتے ہیں لیکن اب ان مضامین کو شمل نصاب رکھنے والے اسکول انتظامیہ اپنے مستقبل کے متعلق فکر مند ہونے لگے ہیں۔ اقلیتی غالب ا?بادیوں والے علاقوں میں موجود سرکاری اسکولوں میں جہاں اساتذہ اور اسکولوں کے ذمہ داروں کی جانب سے 'اخلاقیات' کے مضمون کے ذریعہ طلبہ کی تربیت کے خصوصی انتظامات کئے جاتے ہیں اب وہ سرکاری اسکولوں میں جاری رکھنے کے متعلق از سر نو غور کرنے لگے ہیں۔ سعیدا?باد میں پیش ا?ئے واقعہ کے بعد تعلیمی اداروں کو نشانہ بنائے جانے اور اسکول انتظامیہ کے ساتھ جاری رنجش اور اختلاف کو بھی فرقہ وارانہ نوعیت کا رنگ دیتے ہوئے اسکول انتظامیہ کو نشانہ بنانے کی جو راہیں ہموار ہونے لگی ہیں اس پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے حکمت عملی تیار کرنے کے اقدامات کئے جانے ناگزیر ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ ریاست تلنگانہ میں ا?رمور کے اسکول میں ''اردو'' پڑھانے کے واقعہ کے اندرون 2 ہفتہ حیدرا?باد کے اسکول میں پیش ا?ئے تنازعہ کے درمیان شہر حیدرا?باد کے ہی ایک غیر اقلیتی اسکول میں پیش ا?ئے ایک اور واقعہ جس میں ''خامنہ ای'' کی تدفین کے تذکرہ کو بنیاد بناتے ہوئے نشانہ بنانے کی کوشش کی ناکامی کے بعد اب سعیدا?باد کے واقعہ نے شہر میں اسکول چلانے والے انتظامیہ میں تشویش پیدا کردی ہے۔

تلنگانہ رائزنگ وکرم۔1 کی کامیابی پر ریونت ریڈی کی مبارکباد

خلاء میں حیدرآباد کا ڈنکا۔اسکائی روٹ ایرو اسپیس کی کامیابی پر ٹوئیٹ

حیدرآباد۔ ہندوستان کے خلائی شعبہ میں ایک نیا اور سنہرا باب اس وقت رقم ہوگیا جب ملک کا پہلا خانگی آرٹپل راکٹ وکرم۔1 کامیابی کے ساتھ خلاء ؒ کی طرف روانہ ہوگیا۔ حیدرآباد سے تعلق رکھنے والی خانگی ایرو اسپیس کمپنی اسکائی روٹ ایرو اسپیس کے اس تاریخی کارنامے پر دنیا کی نظریں ٹکی ہوئی تھیں۔ اس شاندار کامیابی پر چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے خوشی اور فخر کا اظہار کرتے ہوئے پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کی ہے۔ راکٹ کی کامیاب ترین پرواز کے فوری بعد چیف منسٹر نے سوشل میڈیا پر ایک خصوصی پیغام جاری کیا۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ سری ہری کوٹہ کے خلائی مرکز سے وکرم۔1 کے کامیاب ٹیک آف نے یہ ثابت کردیا ہیکہ حیدرآباد کی اختراعی اور تکنیکی طاقت اب عالمی سطح پر اپنا لوہا منوا چکی ہے۔ انہوں نے خانگی خلائی شعبے میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی طاقت کی ستائش کی۔ چیف منسٹر نے فخر سے اعلان کیا کہ تلنگانہ اب ہندوستان کے خلائی خوابوں کا مرکز بن چکا ہے۔ مستقبل کے خلائی سفر اور جدید ترین ٹکنالوجی کی سمت میں تلنگانہ نے آج ایک انتہائی مضبوط اور تاریخی قدم آگے بڑھایا ہے۔ انہوں نے حیدرآباد کی خانگی کمپنی اسکائی روٹ کے نوجوان سائنسدانوں، انجینئرس اور پوری انتظامیہ کی انتھک محنت کی تعریف کی جنہوں نے ملک کے پہلے خانگی راکٹ کو خلاء ؒ میں بھیج کر تاریخ رقم کی ہے۔ اسکائی روٹ ایرو اسپیس کی اس کامیابی نے یہ ثابت کردیا ہیکہ خانگی شعبہ بھی اسرو کے شانہ بشانہ خلائی مہمات کو سستے اور جدید ترین انداز میں مکمل کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ حیدرآباد میں اس راکٹ کی تیاری اور ڈیزائننگ نے شہر کو عالمی ڈیفنس اور ایرو اسپیس ہب کے طور پر مزید مستحکم کردیا۔

ایس آئی آر نے حیدرآباد کے یتیموں کو شناختی بحران میں ڈال دیا

حیدرآباد: فہرست رائے دہندگان پر کی جارہی خصوصی نظرثانی میں حیدرآباد میں کئی یتیموں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیوں کہ کئی لوگ شناختی دستاویزات اور والدین کی تفصیلات نہ ہونے کے باعث اینومریشن کے عمل کو مکمل نہیں کر پا رہے ہیں۔ عہدیدار اہل ووٹرس پر زور دے رہے ہیں کہ اینومریشن فارمس داخل کریں جب کہ ان طبقات کا کہنا ہے کہ ان کے پاس کبھی نہ رہنے والے دستاویزات کی تلاش میں ایک آفس سے دوسرے آفس کے چکر لگانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس ووٹر شناخت کارڈ ہے اور ان کی شناخت کے ثبوت میں ایک شناختی کارڈ ہے لیکن ان کے والدین کے بارے میں کوئی ثبوت فراہم کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے جو اس نظرثانی میں درکار ہے۔ آزادانہ یا شیلٹرس میں رہنے والے کئی یتیموں نے کہا کہ انہیں ان کے بائیولوجیکل والدین کے نام معلوم نہیں ہیں جس سے فارمس میں ضروری تفصیلات درج کرنے میں مشکل ہورہی ہے۔ ٹولی چوکی میں ایک عمر رسیدہ جوڑے کے لیے گھریلو خادمہ کے طور پر کام کرنے والی ایک شہری، زہرا نے کہا کہ وہ ایک یتیم خانہ میں بڑی ہوئی ہیں اور یہ نہیں جانتی کہ اس کے والدین کون ہیں اور کہا کہ ہر آفس میں والدین کے نام یا پرانے دستاویزات کے لیے پوچھا جاتا ہے۔ ایک اور یتیم، لالہ گوڑہ کے سری کانت نے کہا کہ اس کے پاس ایک شناختی کارڈ ہے لیکن اس کا نام فہرست رائے دہندگان میں شامل نہیں کیا جارہا ہے۔ عہدیدار اس سے بار بار فیملی ریکارڈس لانے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے عہدیداروں نے کہا کہ کسی یتیم کے اداروں میں پرورش پانے کی صورت میں اس یتیم خانہ کا نام والدین کے لیے کالم میں درج کیا جائے گا تاہم اس سلسلہ میں کوئی خاص گائیڈ لائنس نہیں ہیں اور صورتحال بہت متضاد ہے۔ سماجی کارکن محمد آصف سہیل نے کہا کہ کئی لوگوں نے حکومت کی جانب سے چلائے جانے والے ارفینجس اور چیریٹی ہومس کو اس عمل کے دوران درپیش ہونے والے چیالنجس کو اٹھایا کیوں کہ ان کے پاس ان کے پیرینٹس یا سرپرستوں کی شناخت یا مربوط کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا ہے۔

کے ٹی آر کا ریونت ریڈی کو چیالنج ''70 ہزار ملازمتیں ثابت کریں''

ہفتہ کو سرور نگر اسٹیڈیم میں منعقدہ 'یووا سنگراما سداسو' میں اپنی تقریر کرتے ہوئے، کے ٹی آر نے اقتدار میں رہنے کے 31 مہینوں میں کانگریس حکومت کی طرف سے بھری گئی ملازمتوں پر کانگریس قائدین کے مختلف دعووں کے ساتھ ویڈیوز دکھائے۔ حیدرآباد: بھارت راشٹرا سمیتی (بی آر ایس) کے ورکنگ صدر کے ٹی راما راؤ (کے ٹی آر) نے تلنگانہ کے چیف منسٹر اے ریونت ریڈی کو چیلنج کیا ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ کانگریس حکومت نے 70,000 ملازمتوں کے نوٹیفکیشن جاری کیے ہیں اور ان تمام آسامیوں کو پُر کیا ہے۔ اگر مؤخر الذکر اسے ثابت کرنے میں کامیاب رہے تو کے ٹی آر نے کہا کہ وہ سیاست سے مستقل طور پر ریٹائر ہو جائیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو وہ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی کی تعریف کرتے ہوئے نعرے بھی لگائیں گے۔ ہفتہ 18 جولائی کو سرور نگر اسٹیڈیم میں منعقدہ ''یووا سنگراما سبھا'' سے خطاب کرتے ہوئے کے ٹی آر نے دعویٰ کیا کہ کانگریس حکومت نے گزشتہ 31 مہینوں میں صرف 16,979 ملازمتیں بھری ہیں، اور اگر بی آر ایس حکومت کے دوران جن ملازمتوں کو تازہ نوٹیفکیشن جاری کرکے دوبارہ مطلع کیا گیا تھا، ان ملازمتوں میں کانگریس کی حکومت کی صرف 000000 کی کٹوتی کی گئی تھی۔ انہوں نے کانگریس حکومت کی طرف سے بھری ہوئی نوکریوں پر کانگریس لیڈروں کے مختلف دعووں کے ساتھ ویڈیوز دکھائے۔ ویڈیوز میں ریونت ریڈی کو یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے کہ ریاستی حکومت نے 70,000 نوکریاں بھری ہیں، جب کہ نائب وزیراعلیٰ نے یہ تعداد 56,000 بتائی ہے۔ تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (ٹی پی سی سی) کے صدر بی مہیش کمار گوڈ نے کہا کہ 80,000 ملازمتیں بھری گئی ہیں، جب کہ لیبر منسٹر جی ویوک وینکٹ سوامی نے دعویٰ کیا کہ 1 لاکھ نوکریاں بھری گئی ہیں۔ دیگر ویڈیوز میں مہیش کمار گوڑ کو اس بات سے انکار کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے کہ کانگریس نے حکومت کے پہلے سال میں 2 لاکھ نوکریاں بھرنے کا وعدہ کیا تھا۔ بھٹی وکرمارک کو اسمبلی کے فلور پر یہ دعوی کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے کہ 4,000 روپے ماہانہ بے روزگاری اعزازی کانگریس کی چھ ضمانتوں کا حصہ نہیں ہے۔''1:100 کے تناسب پر گروپ 1 کے مینز کرنے اور گروپ 2 کی پوسٹوں کو بڑھا کر 2,000 کرنے کا کیا ہوا؟ 25,000 ملازمتوں کا میگا ڈی ایس سی کہاں ہے؟ ریونت ریڈی نے امتحانات میں شرکت کے لیے عمر کی بالائی حد کو کیوں کم کیا، جو کے سی آر کے دور میں بڑھایا گیا تھا،'' انہوں نے سوال کیا۔'' کل سیکورٹی کے بغیر وی ایم ہوم گراؤنڈ پر آو۔ پولیس میں بھرتی کے امیدوار آپ کو سبق سکھائیں گے۔ آپ کا عروج ہٹلر سے بھی بدتر ہوگا،'' کے ٹی آر نے ریونتھ ریڈی کی طرف اپنی بندوقوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کے ٹی آر نے نوجوانوں سے پوچھا کہ کیا راجیو یووا وکاسم اسکیم کے ذریعہ ایک شخص کو بھی خود روزگار کے لئے فائدہ ملا ہے اور اگر کانگریس کے یوتھ منشور میں وعدے کے مطابق کسی لڑکی کو اسکوٹی دی گئی ہے جس کی نقاب کشائی کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے 2023 کے اسمبلی انتخابات سے قبل کی تھی۔'' کانگریس نے اپنے یوتھ ڈیکلریشن میں نوجوانوں کو 24 یقین دہانیاں کروائی ہیں۔ نوجوان کے خون کو بوڑھے گیدڑ (کانگریس) نے نپٹا دیا ہے۔ ریونت ریڈی کے الفاظ میں، آیئے ہم انہیں بیلٹ ٹریٹمنٹ دیں، ان کی آنکھوں کی گولیاں ہٹائیں اور ماربل کھیلیں، اور ان کی پتلون میں چھپکلی چھوڑ دیں۔ نوجوانوں کو پرینکا اور ٹی آر وان گاندھی کو موت کا اعلان جاری کرنا چاہئے،'' راہول گاندھی نے کہا۔ دھوکے کا مکاں: کے ٹی آر نے راہول گاندھی کو جھنجھوڑ دیا۔ انہوں نے راہول گاندھی کا ایک ٹویٹ بھی دکھایا، جہاں انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ کے سی آر کے دور حکومت میں 30 لاکھ نوجوانوں نے اپنی ملازمتیں کھودی ہیں، اور یہ کہ کانگریس اپنے پہلے سال میں 2 لاکھ نوکریوں کی آسامیاں پُر کرے گی۔ کے ٹی آر نے اسٹیج سے راہل گاندھی کو ہندی میں مخاطب کرتے ہوئے کہا، ''محبت کی ڈکان، چائے کی ڈکان، چھائی پر چرچا کو کیا ہوا؟ کیا آپ کو اشوک نگر کا اپنا دورہ اور بے روزگار نوجوانوں سے کیے گئے وعدے یاد ہیں؟ کانگریس محبت کی ڈکان نہیں ہے، بلکہ صرف دھوکے کا مکان ہے،'' کے ٹی آر نے اسٹیج سے ہندی میں راہل گاندھی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کے ٹی آر نے کہا کہ جب ''حیدرآباد میں جمہوریت کا قتل ہورہا ہے،'' راہول گاندھی دہلی میں آئین کے ساتھ پوز کررہے تھے۔ کے ٹی آر نے کہا کہ دلسکھ نگر اور اشوک نگر میں نوکریوں کی اطلاع پر ریاستی حکومت سے سوال کرنے پر نوجوانوں کو مارا پیٹا جارہا ہے۔ دوسری طرف کے ٹی آر نے دعویٰ کیا کہ بی آر ایس حکومت کے ساڑھے نو سالہ دور حکومت میں 2,32,308 ملازمتوں کے نوٹیفکیشن جاری کیے گئے، جن میں سے تقریباً 1,65,000 ملازمتیں بھری گئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بی آر ایس ہے جو اب بھی عدالتوں میں حکومتی احکامات (جی او) 29 اور 46 کے خلاف لڑ رہی ہے۔'' ہم نے اپنے دور حکومت میں کچھ غلطیاں کی ہیں۔ ہم آپ کے غصے کو سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ صرف بی آر ایس ہی ہے جو ریکارڈ قائم کرے گا۔ میں آپ کو آپ کے بھائی کی حیثیت سے یقین دلاتا ہوں کہ جب بی آر ایس اقتدار میں آئے گا، ہم آپ کی ضرورت کے مطابق جاب کیلنڈر جاری کریں گے اور اسامیوں کو پُر کریں گے،'' کے ٹی آر نے یقین دلایا۔

وانگ چک کی بھوک ہڑتال ختم کرانا غیر جمہوری اقدام

کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے تلنگانہ ریاستی معاون سکریٹری تکلا پلی سرینواس راؤ کا بیان

ہنمکنڈہ۔) کمیونسٹ پارٹی ا?ف انڈیا (سی پی ا?ئی) کے تلنگانہ ریاستی معاون سکریٹری تکلا پلی سرینواس راو? نے سماجی کارکن اور ماہرِ تعلیم سونم وانگ چک کی بھوک ہڑتال کو پولیس کے ذریعہ زبردستی ختم کرائے جانے کی سخت مذمت کی ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ لداخ کے عوام کے حقوق، تعلیمی نظام کی خامیوں اور عوامی مسائل پر سونم وانگ چک کی پرامن جدوجہد کو طاقت کے زور پر روکنا جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ایک محبِ وطن اور دانشور کی جائز ا?واز سننے کے بجائے مرکزی حکومت نے ا?مرانہ طرزِ عمل اختیار کیا ہے۔ سرینواس راو? نے کہا کہ نیٹ (NEET) امتحان کے پرچہ لیک ہونے اور امتحانات کے انعقاد میں سنگین ناکامیوں کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان فوری طور پر استعفیٰ دیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس معاملے میں مکمل شفافیت اختیار کرے۔ انہوں نے کہا کہ سونم وانگ چک کی جانب سے اُٹھائے گئے مسائل صرف ایک فرد کے نہیں بلکہ ملک کے مستقبل اور تعلیمی نظام سے جڑے ہوئے ہیں، اس لیے سی پی ا?ئی ان کی تحریک کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ سی پی ا?ئی رہنما نے مزید کہا کہ دہلی پولیس، دہلی ہائی کورٹ کے احکامات کی غلط تشریح نہیں کرسکتی۔ عدالت نے صرف سونم وانگ چک کی صحت کی نگرانی کی ہدایت دی تھی، انہیں ان کی مرضی کے خلاف احتجاجی مقام سے ہٹانے کا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی پولیس کمشنر کی اچانک تبدیلی اور اس کے بعد پرامن احتجاج پر کارروائی سے یہ شبہات مضبوط ہوئے ہیں کہ حکومت طلبہ کی تحریک کو دبانا چاہتی ہے اور 20 جولائی کو پارلیمنٹ کی جانب مجوزہ مارچ کو ناکام بنانے کی کوشش کررہی ہے۔ سرینواس راو? نے مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر اپنی جابرانہ پالیسی ترک کرے، تمام پرامن مظاہرین کے جمہوری حقوق اور سلامتی کو یقینی بنائے، طلبہ تنظیموں سے بامعنی مذاکرات کرے، اور تعلیمی نظام کی بدحالی کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان اپنے عہدے سے استعفیٰ دیں۔

لڑکیوں کی تعلیم حکومت کی اولین ترجیح:

سرینواس ریڈی

محبوب نگر۔ گورنمنٹ وہپ، محبوب نگر ایم ایل اے ینم سرینواسا ریڈی نے کہا کہ حکومت لڑکیوں کی تعلیم کو اولین ترجیح دیتی ہے۔ انہوں نے 25 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے جانے والے اضافی کلاس رومز کا این ٹی آر ڈگری کالج میں سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ایم ایل اے نے کہا کہ حکومت کا بنیادی ہدف طلباء ؒ کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کالج میں طلباء ؒ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر موجودہ کلاس رومز ناکافی ہیں جس کی وجہ سے نئے کلاس رومز بنائے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی عبرقی شخصیت

مکہ مسجد میں شاہ ولی اللہ کانفرنس سے مولانا ڈاکٹر علی حسینی قادری، مولانا صوفی عبدالقادر ثانی کا خطاب

حیدرآباد۔ (پریس نوٹ) مرکزی بزم انوار صوفیہ شاہ ولی اللہی صوفی منزل مصری گنج حیدرا?باد کے زیر اہتمام امام المحدثین فی الہند حضرت علامہ امام شاہ ولی اللہ محدث صوفی دہلوی قدس سرہ کے 272 ویں سالانہ عرس شریف کے موقع پر تاریخی مکہ مسجد حیدرا?باد میں منعقدہ شاہ ولی اللہ کانفرنس سے ممتاز نوجوان عالم دین مولانا حافظ ڈاکٹر سید شاہ علی حسینی علی پاشاہ قادری منتخب سجادہ نشین درگاہ شریف قادری چمن نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ اللہ رب العزت نے اپنے کچھ خاص بندوں کو ہر دور میں ہر زمانے میں اس دنیا میں پیدا کیا ہے اور صبح قیامت تک اپنے خاص بندوں کو پیدا کرتا رہے گا اور ان سے بڑے عظیم کام لیتا ہے اور یہ انبیاء ؒ کرام کے وارث ہوتے ہیں۔ انبیاء ؒ کرام علیہم السلام کا جو مشن رہا اسکو وہ ا?گے بڑھانے میں مصروف رہے۔ کچھ ایسے اللہ کے مقربین ہوتے ہیں کہ جنکا اثر ا?فاقی ہوتا ہے۔ علامہ امام شاہ ولی اللہ محدث صوفی دہلوی قدس سرہ صرف ایک ذات نہیں بلکہ ایک خانوادہ ہی ایک بابرکت خانوادہ ہے انکی خدمات انکا اثر برِ صغیر پر برسا برس بلکہ صدیوں سے مرتب ہوتا ہوا ا?رہا ہے اور جب تک ہم قرا?ن و حدیث اور فقہ پڑھتے رہینگے انکا یہ فیضان جاری و ساری رہیگا اسکی وجہ یہ ہے کہ انکا مقصد اللہ کے بندوں کو خوب فیضیاب کرنا قرا?ن و احادیث سے قریب کرنا اور اللہ سے جوڑنا ہے۔ اسی مقصد کے تحت ا?پ نے قرا?ن مجید کا ترجمہ کیا اور اسطرح سب سے پہلے ا?پ نے قرا?ن مجید کے ترجمہ کی بنیاد ڈالی جو ا?ج بھی دنیا بھر میں بندگان خدا کے لئے رہنمائی و رہبری کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ اس موقع پر مولانا سید علی حسینی علی پاشاہ نے مولانا صوفی عبدالقادر قادری چشتی ثانی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس عظیم ہستی کی یاد میں پچھلے برسا برس سے حضرت شاہ ولی اللہ کے مشن کو ا?گے بڑھانے کے لئے جلسے تقاریر وغیرہ کا اہتمام کرنے کا جو بیڑا اٹھایا ہے ناقابل فراموش خدمات ہیں مولانا ڈاکٹر حافظ قاری محمد رضوان قریشی خطیب مکہ مسجد نے قرا?ت اور مولانا حافظ قاضی عظمت اللہ شاہ جعفری صوفی اعظمی نے نعت سنائی حضرت مولانا سید شاہ خواجہ غیاث الدین چشتی معینی اجمیری جانشین حضرت سید صولت حسین چشتی رح سابق دیوان درگاہ اجمیر شریف نے خصوصی دعا کی حضرت مولانا صوفی شاہ محمد احمد اللہ اقبال پاشاہ قادری چشتی سجادہ نشین و متولی درگاہ شریف حضرت سلطان المجاذیب ? نے صدارت کی مولانا حافظ شیخ فرید الدین زاہد چشتی قادری کریمی جانشین حضرت ابوالفیضان، مولانا سید شاہ عبدالواسع حسینی قادری امان پاشاہ نورانی نے بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت کی مولانا الحاج قاضی صوفی شاہ محمد عبدالقادر قادری چشتی ثانی قادر پاشاہ سجادہ نشین و نبیرہ حضرت سلطان الواعظین ? نے مختصر خطاب کیا۔

تلنگانہ میں کریڈیٹ کارڈ سائز میں جدید اسمارٹ راشن کارڈس متعارف

QR کوڈ پر مشتمل، کارڈ ہولڈرس کو اپنے موبائل میں Ration-T ایپ ڈاؤن لوڈ کرنا ہوگا

حیدرآباد۔ ریاست میں غریب عوام کیلئے راشن کی تقسیم کے نظام کو مزید شفاف اور ہائی ٹیک بنانے کیلئے ایک انقلابی قدم اٹھایا جارہا ہے۔ ریاست بھر میں کاغذ کے روایتی راشن کارڈس کی جگہ اب کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ سائز کے جدید اسمارٹ راشن کارڈس تقسیم کرنے کی تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں۔ ریاست کے 1.05 کروڑ سے زائد خاندانوں کیلئے کارڈز چھپوا کر متعلقہ اضلاع کو روانہ کردئے گئے ہیں اور اب صرف چیف منسٹر ریونت ریڈی کی جانب سے تقسیم کی حتمی تاریخ کے اعلان کا انتظار ہے۔ ریاست کی تشکیل کے بعد یہ پہلا موقع ہیکہ راشن کارڈس کو اسمارٹ کارڈ کی شکل دی جارہی ہے۔ یہ نیا کارڈ بالکل بینک کے اے ٹی ایم یا کریڈٹ کارڈ جیسا ہوگا جس پر کارڈ ہولڈر کا نام، پتہ اور تصویر موجود ہوگی اس کے ساتھ ہی کارڈ پر چیف منسٹر اے ریونت ریڈی اور ریاستی وزیر سیول سپلائز این اتم کمار ریڈی کی تصاویر بھی پرنٹ کی گئی ہیں۔ کارڈ پر ایک مخصوص QR کوڈ دیا گیا ہے۔ اس کوڈ کو اسکیان کرتے ہی خاندان کے تمام مستفید ارکان کی تفصیلات اور اب تک اٹھائے گئے راشن کا پورا ریکارڈ اسکرین پر ظاہر ہوجائے گا۔ راشن کارڈ پر QR کوڈ اسکیان کرکے یا صرف کارڈ نمبر درج کرکے خاندان کا کوئی بھی فرد بائیومیٹرک (انگوٹھے کا نشان) دے کر راشن حاصل کرسکے گا۔ ڈیجیٹل نظام کو مانیٹر کرنے کیلئے محکمہ سیول سپلائز نے ایک موبائیل اپلیکیشن بھی متعارف کرایا ہے۔ راشن کارڈ

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in